تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار
لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

بانی: اقتدار احمد مرحوم
۱۴ تا ۲۰ ستمبر ۲۰۰۰ء (۱۵ تا ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ)
مدیر: حافظ عاکف سعید

دعوت کی راہ کی ایک اہم مشکل اور اس کا حل

دینی دعوت کا اس وقت سب سے بڑا حریف مادہ پرستی کا بڑھتا ہوا سیلاب ہے۔ اور یہ دین کی جدوجہد کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے' اس لئے کہ یہ اس دور کی چلتی ہوئی چیز ہے۔ ہم کو سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارا مقابلہ ایک رائج الوقت مذہب سے ہے۔ اگرچہ مادہ پرستی تمام مذاہب کی حریف ہے مگر دوسرے تمام مذاہب میدان چھوڑ چکے ہیں اور انسانوں کی رہنمائی سے دست کش ہو چکے ہیں۔ مذہب و دعوت کی حیثیت سے اس وقت صرف اسلام ہی میدان میں ہے اس کے سوا کوئی دوسرا مذہب خم ٹھونک کر مادہ پرستی کے مقابلہ میں نہیں آتا۔ اس لئے کہ صرف اسلام ہی پوری دنیا اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرنے کا دعویدار ہے اور اس پر یقین رکھتا ہے کہ وہی تنہا دنیا کا متولی اور انسانیت کا نگران ہے —— مادہ پرستی کا یہ دھارا جس کی رو میں لوگ اس وقت بہے چلے جارہے ہیں پورے طور پر اسی وقت رکے گا جب کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں اس دنیا کا اقتدار آجائے جو اس سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔ اس وقت دین اور ایمان عوام کا معیار زندگی بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ اُسی وقت کرے گا جب کہ دین کی دعوت عام ہو' داعی بے دریغ قربانیاں دیں اور اس راہ کے مجاہدہ کا حق ادا کریں اور اپنے آپ کو دین کی راہ میں مٹا دیں . . . .

(سید ابوالحسن ندویؒ کے مضمون "اصلاحی دعوت کا صحیح طریقہ کار" سے ایک اقتباس)

اس شمارے میں

☆ U.N.O کا ملینیم اجلاس (اداریہ) 2
☆ امیر تنظیم کا خطابِ جمعہ 3
☆ افکار معاصر (ہارون الرشید کا کالم) 5
☆ مومن کے لئے مرض؟ 6
☆ لابنگ (مکتوب شکاگو) 7
☆ کاروانِ خلافت منزل بہ منزل 9
☆ گوشہ خواتین 12
☆ متفرقات ✪

نائب مدیر:
فرقان دانش خان
معاونین:
☆ مرزا ایوب بیگ
☆ نعیم اختر عدنان
☆ سردار اعوان
نگران طباعت:
☆ شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد
طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت: 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-5869501 فیکس: 5834000
سالانہ زرِ تعاون -/175 روپے

شمارہ : 36

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

مرزا ایوب بیگ

اقوام متحدہ کا ملینیم اجلاس ـــــ نشستند' گفتند' برخاستند

اقوام متحدہ کا سہ روزہ ملینیم اجلاس ۶/ ستمبر کو شروع ہو کر ۸/ ستمبر کو اختتام پر پہنچا۔ اجلاس کے اختتام پر بڑے پر عزم انداز میں غربت' جہالت اور منشیات کے خلاف جنگ کرنے اور ان کے خاتمے کی قرار دادیں منظور کی گئیں۔ دنیا کے کونے کونے میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر زبردست تشویش کا اظہار کیا گیا۔ دہشت گردی کو انسانیت کے خلاف عظیم جرم قرار دیا گیا اور اقوام متحدہ کو عالمی ادارے کی حیثیت سے مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

اقوام متحدہ کا سربراہی اجلاس اگرچہ ہر سال ماہ ستمبر میں منعقد ہوتا ہے لیکن اس اجلاس کو اکیسویں صدی کا پہلا اجلاس قرار دیتے ہوئے ملینیم اجلاس کا نام دیا گیا۔ میڈیا نے اسے خوب بڑھا چڑھا کر پیش کیا جس سے عالمی سطح پر خاصا جوش و خروش پیدا ہوا' لہٰذا ایک سو پچاس کے قریب سربراہان مملکت نے اس میں بھرپور اور مکمل شرکت کی۔ ہر مقرر کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے پانچ منٹ الاٹ کئے گئے۔ تاہم اقوام متحدہ کے اغراض و مقاصد اور اس کے چارٹر پر عملدر آمد کے حوالہ سے یہ اجلاس بھی محض نشستند' گفتند اور برخاستند کے سوا کچھ نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ لیگ آف نیشنز کی ناکامی کے بعد بڑی طاقتیں خصوصاً امریکہ ایک ایسے ادارے کی ضرورت محسوس کرتا تھا جسے وہ اپنی من مانی کارروائیوں کے لئے ڈھال بنا سکے۔ بڑوں کے مفادات اور فیصلوں کو عالمی اور پنچایتی رنگ دیا جاسکے۔ لیکن لیگ آف نیشنز جیسے انجام سے بچانے کے لئے اس ادارے میں یونیسکو (Unesco)' یونیسف (Unicef) اور ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (Who) جیسے کئی ذیلی ادارے قائم کر دیئے گئے تاکہ غریب اور چھوٹی قوموں کے لئے اس میں لالچ کا عنصر موجود رہے اور وہ نہ صرف یہ کہ اقوام متحدہ کے خلاف کوئی محاذ قائم نہ کر سکیں بلکہ اسے اپنے لئے مفید بھی خیال کریں۔

اقوام متحدہ کی پچپن سالہ تاریخ پر نگاہ ڈالیں تو معلوم ہو گا کہ اس کا پانسہ ہمیشہ طاقتور کے حق میں پلٹتا رہا ہے۔ مثلاً جب تک امریکہ بہادر کو منظور تھا چند لاکھ کی آبادی والا تائیوان لگ بھگ ایک ارب کی آبادی والے چین کی بجائے اقوام متحدہ کا ممبر تھا لیکن جب چین سے تعلقات امریکی مفادات کا تقاضا بنے تو عظیم چین سلامتی کونسل کا رکن بھی بن گیا۔ متنازعہ مسئلہ کے لحاظ سے مشرقی تیمور اور کشمیر میں جتنی مماثلت ہے شاید ہی دو تنازعوں میں ایسی مماثلت دیکھنے میں آئے لیکن کشمیری سلامتی کونسل کی قرارداد پر عملدر آمد کیلئے باون سال سے منتظر ہیں جبکہ عیسائی جزیرے مشرقی تیمور کے معاملے میں سلامتی کونسل کی قرارداد اور اس پر عمل در آمد چٹ منگنی پٹ بیاہ کے مصداق تھا۔ فلسطین کے مسئلہ پر بھی قرار دادیں ردی کی ٹوکری کے سپرد ہو گئیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ سلامتی کونسل کی قرارداد سے انحراف کرنے والے بھارت کو سلامتی کونسل کا ممبر بنایا جا رہا ہے۔

افغانستان کے معاملے میں اقوام متحدہ کی زیادتی اور ناانصافی اپنی انتہا کو پہنچتی ہے۔ طالبان کی حکومت اس وقت افغانستان کے ۹۰ فیصد سے زائد رقبہ پر قابض بھی ہے اور امن و امان قائم کرنے میں کامیاب بھی ہوئی ہے دنیا کے قائم کردہ معیارات کے حوالہ سے یہ حکومت بجا طور پر تسلیم کئے جانے کا حق رکھتی ہے لیکن سعودی عرب' پاکستان اور متحدہ عرب امارات کے سوا دنیا میں کسی ملک نے طالبان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا۔ اور تو اور اقوام متحدہ میں افغانستان کی نمائندگی ربانی صاحب کر رہے ہیں جو افغانستان میں داخل بھی نہیں ہو سکتے اور ایران میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔ یہ سب کچھ صرف اس لئے کہ اقوام متحدہ کے چودھری امریکہ اور اس کے یورپی حواریوں کو طالبان کی مسلم بنیاد پرست حکومت قبول نہیں۔ پھر یہ کہ افغانستان اپنے مہمان اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کرنے کو تیار نہیں۔ امریکہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عراق پر حملہ کرتے وقت اقوام متحدہ کو بائی پاس کرے۔ اس پر اقوام متحدہ تو امریکہ سے یہ نہ پوچھ سکے کہ سات سمندر پار پرائی لڑائی میں کودنے کا تجھے کیا حق تھا لیکن عراق کی تلاشی لینے کے لئے اقوام متحدہ اپنے انسپکٹر بھیج دے جو کھیتوں کھلیانوں اور صدارتی محل میں ایٹمی اسلحہ ڈھونڈتے پھریں۔ امریکہ ویت نام میں بم برسائے' روس چیچنیا میں ظلم ڈھائے' اسرائیل فلسطینیوں کا خون بہائے' بھارت کشمیریوں کے گھر جلائے' اس ریاستی دہشت گردی پر اقوام متحدہ کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی جبکہ اسے عراق اور افغانستان کے ہاتھوں عالمی امن خطرے میں نظر آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اقوام متحدہ کا چارٹر' اس کی قرار دادیں' امن عالم کی دہائی اور انسانیت کی فلاح کے لئے شور و غوغا سب نمائشی اور دکھاوے کی باتیں ہیں۔ عملی لحاظ سے اقوام متحدہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے اصول پر کاربند ہے۔

بہر حال یہ تو ہم نے اقوام متحدہ کی کارکردگی کا عمومی جائزہ لیا ہے' جہاں تک ملینیم اجلاس کا تعلق ہے ہم تو اسے سربراہان مملکت کا بڑا میلہ قرار دیں گے جہاں سب نے اچھی اور میٹھی میٹھی باتیں کیں۔ البتہ واجپائی کی صحت کے ساتھ ساتھ ان کی زبان کا ذائقہ بھی خراب تھا اور جنرل مشرف کی مذاکرات کی دعوت کو انہوں نے بڑی رعونت کے ساتھ ٹھکرا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ملینیم کانفرنس کے موقع پر بھارت کی وزارت خارجہ نے زبردست محنت کی اور بے تحاشہ سرمایہ خرچ کیا۔ امریکہ کے اخبارات میں بیس زبانوں میں لاکھوں ڈالر روزانہ کے اشتہارات دیئے کہ پاکستان

(باقی صفحہ ۴ پر)

حقیقی اسلام کے نام پر کوئی بھی قربانی مانگی جائے قوم کبھی پیچھے نہیں ہٹے گی

ایک طبقہ قوانین اسلامی کی تنفیذ پر جبکہ دوسرا طبقہ نظام عدل اجتماعی کے نفاذ پر زور دیتا ہے

پاکستان میں نفاذ اسلام اگر عوام کی خواہش نہ ہوتی تو بھٹو جیسا سیکولر حکمران ۷۳ء کے دستور میں اسلامی دفعات شامل نہ کرتا

دستور میں موجود میکینزم کو چالو کردیا جائے تو ہمارے ملک میں نہایت آسانی سے اسلامی قوانین کی تنفیذ ہو سکتی ہے

اقوام متحدہ کے ملینیم اجلاس میں چیف ایگزیکٹو کی عمدہ حکمت عملی سے بھارت کو دفاعی پوزیشن اختیار کرنا پڑی ہے

میاں شریف مسلم لیگ میں جمہوری روایات کو فروغ دیں تو یہ ملک، مسلم لیگ اور خود شریف فیملی کیلئے بہتر ہو گا

مسجد دارالسلام باغِ جناح لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۸ ستمبر ۲۰۰۰ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(مرتب : فرقان دانش خان)

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے متنازعہ بیانات

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر محمود احمد غازی نے لاہور میں ایک تقریب میں گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینا عوام کا جذباتی فیصلہ تھا۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی ان اسلامی سکالرز میں سے ہیں جنہیں ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ تاہم ان کی یہ بات ہمارے نزدیک خلاف امر واقعہ ہے۔ انہوں نے اپنے ایک تردیدی بیان میں یہ تو کہا ہے کہ ان کی باتوں کو سیاق و سباق سے کاٹ کر شائع کیا گیا ہے لیکن واضح تردید بھی نہیں کی۔ جزوی طور پر ڈاکٹر صاحب موصوف کی یہ بات درست ہے کیونکہ عوامی تحریکیں چلتی ہی جذبات پر ہیں۔ البتہ جن علماء کرام اور خواص کی پکار پر یہ تحریک چلی تھی انہوں نے تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر خوب غور و فکر کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ تمام مسالک کے علماء کا متفقہ فیصلہ تھا۔ پاکستان کی تاریخ میں اس مسئلے پر علماء کا جتنا بڑا اجماع ہوا تھا اس کی دوسری مثال ملنا مشکل ہے۔ اس اعتبار سے اس فیصلے کو جذباتی قرار دینا خلاف حقیقت ہے۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی کا یہ کہنا بھی خلاف واقعہ ہے کہ نفاذ اسلام میں سب سے بڑی رکاوٹ عوام ہیں۔ آخر سوچئے کہ پاکستان میں اسلام کا نفاذ اگر عوام کی خواہش نہ ہوتی تو بھٹو جیسے سیکولر حکمران کو ۱۹۷۳ء کے آئین میں اسلامی دفعات شامل کرنے اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی ضرورت نہ پڑتی۔ اسی طرح ڈاکٹر محمود احمد غازی کی یہ بات بھی مغالطہ انگیز ہے کہ سودی نظام کے خاتمے کی صورت میں جو پابندیاں اور سختیاں آئیں گی انہیں ۱۴ کروڑ کی آبادی میں سے ۱۴ آدمی بھی برداشت نہیں کر سکیں گے۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ حقیقی اسلام کے نام پر قوم سے کوئی بھی قربانی مانگی جائے قوم کبھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔ تاہم ہمارے نزدیک اسلام کا کھوکھلا نعرہ اب کام نہیں دے گا۔

منبر و محراب

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے ان عجیب و غریب بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے کچھ عرصہ پہلے جو بڑے زور و شور سے یہ اعلان کیا تھا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق مارچ ۲۰۰۱ء تک سود سے پاک معیشت کا نظام رائج کر دیا جائے گا، اب چونکہ حکومت کی طرف سے اس جانب کوئی مثبت پیش رفت نظر نہیں آتی، لہٰذا اس طرح کے بیانات کے ذریعے عوام کو مورد الزام ٹھہرا کر غیر سودی نظام سے متعلق شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ حکومت پر اس معاملے میں جو دباؤ ہے وہ کم ہو جائے۔

نفاذ اسلام سے متعلق دو تصورات

ہمارے ملک میں نفاذ اسلام سے متعلق دو تصورات پائے جاتے ہیں۔ علماء کا طبقہ قوانین اسلامی کی تنفیذ ہی کو نفاذ اسلام سمجھتا ہے جبکہ دانشوروں کا ایک طبقہ اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے نفاذ پر زور دیتا ہے۔ بدقسمتی سے یہ دونوں نظریات دو الگ مکاتیب فکر کی پہچان بن گئے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں اور لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلامی نظام صرف قوانین اسلامی ہی کی تنفیذ کا نام نہیں بلکہ یہ ہمیں ایک عادلانہ اجتماعی نظام بھی دیتا ہے جو اس کی اصل روح ہے۔ اسلام کا "نظام عدل اجتماعی" سیاسی، معاشی اور معاشرتی سطح پر اعلیٰ ترین منصفانہ نظام دیتا ہے۔ سیاسی سطح پر اسلام ایسی مساوات کا قائل ہے کہ کوئی طبقہ کسی دوسرے طبقہ کا استحصال نہ کر سکے۔ معاشی سطح پر اسلام امیر اور غریب کے فرق کو کم سے کم کرنے، دولت کی منصفانہ تقسیم اور ہر شخص کی کفالت کی ذمہ داری ریاست پر ڈالتا ہے۔ سماجی سطح پر اسلام میں پیدائشی طور پر سب انسان برابر ہیں، رنگ و نسل یا ذات پات کی بنیاد پر کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں۔ اسلامی نظام دراصل ان اعلیٰ ترین اصولوں پر استوار ہوتا ہے جو ہر سطح پر عدل و انصاف کے ضامن ہیں۔ تاہم حدود تعزیرات کی اہمیت بھی کم نہیں ہے لیکن جب تک اسلام کا نظام عدل اجتماعی قائم نہ ہو قوانین اسلامی کی وہ برکات حاصل نہیں ہوتیں جو مطلوب ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگوں کے نزدیک عبادات کی اہمیت زیادہ ہے۔ عبادات کی اہمیت سے بھی انکار نہیں تاہم انہیں کل دین سمجھ لینا بھی درست نہیں۔ دراصل اس نظام عدل اجتماعی یعنی دین حق کو قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے جہاں ایمان کو بنیاد کی حیثیت حاصل ہے وہاں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جبکہ دین کی عالیشان عمارت میں اس کا "نظام عدل اجتماعی" چھت کی حیثیت

رکھتا ہے۔ کوئی عمارت بھی بنیاد، ستون اور چھت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان سب تصورات کی اپنی اپنی جگہ اہمیت ہے اور یہ سب مل کر ایک وحدت بنتے ہیں۔

پاکستان میں نفاذ اسلام کا طریق کار

جہاں تک پاکستان میں دستوری و آئینی سطح پر نفاذ اسلام کا تعلق ہے ہم نے گزشتہ ۵۳ سالوں میں سست رفتاری سے سہی لیکن خاصی پیش رفت کی ہے۔ سب سے پہلی پیش رفت یہ ہوئی کہ ۱۹۴۹ء میں قرار داد مقاصد منظور ہوئی اور ہم نے ریاستی سطح پر اللہ کی حاکمیت کا اقرار کیا۔ اس کے بعد تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے اسلامی دستور کی تیاری کے لئے ۲۲ متفقہ نکات مرتب کئے۔ آج الحمد للہ ہمارے دستور میں دفعہ ۲۲۷ کی صورت میں یہ شق بھی موجود ہے کہ یہاں کوئی قانون قرآن و سنت کے منافی نہیں بن سکتا۔ تاہم ابھی کچھ رخنے موجود ہیں جن کے باعث اسلامی دفعات کی تنفیذ میں رکاوٹیں موجود ہیں۔

اس کے علاوہ قوانین اسلامی کی تنفیذ و تشریح کے لئے دو انتہائی اہم ادارے اسلامی نظریاتی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ وجود میں آ چکے ہیں۔ دستور کے مطابق فیڈرل شریعت کورٹ جس قانون کے بارے میں کہہ دے کہ یہ خلاف اسلام ہے وہ خود بخود کالعدم ہو جائے گا۔ اس اعتبار سے یہ ایک طاقتور ادارہ ہے۔ لیکن بدقسمتی سے دستور پاکستان، عائلی قوانین اور عدالتی قوانین اس کے دائرہ اختیار سے باہر رکھے گئے ہیں جبکہ مالی معاملات کو بھی دس سال کے لئے فیڈرل شریعت کورٹ کے دائرہ اختیار سے باہر رکھا گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب یہ مدت پوری ہوئی تو فیڈرل شریعت کورٹ نے بنک انٹرسٹ کو ربا قرار دے کر حکومت کو مہلت دی کہ اس کا متبادل اسلامی نظام رائج کیا جائے۔ لیکن بدقسمتی سے اس وقت کی حکومت نے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کر دی اور یہ معاملہ ایک طویل عرصہ کے لئے التواء کا شکار رہا۔ الحمد للہ اب سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ نے بھی فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کی توثیق کر دی ہے۔ تاہم موجودہ حکومت آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سودی نظام کو ختم کرنے کے لئے ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے جیسا کہ ڈاکٹر محمود احمد غازی کے بیانات سے ظاہر ہے۔

کچھ دانشوروں کا خیال ہے کہ غیر سودی نظام کی تنفیذ یا اسلامی دفعات پر عملدرآمد سے سارا موجودہ سیاسی و معاشی نظام یکلخت زمین بوس ہو جائے گا۔ شاید موجودہ حکومت بھی نفاذ اسلام سے اس لئے خوفزدہ ہے کہ کہیں دستوری و ریاستی ڈھانچہ درہم برہم نہ ہو جائے۔ حالانکہ یہ خدشہ بے بنیاد ہے کیونکہ ہمارے دستور میں مکمل اسلام موجود ہے۔ اگر صرف اسلامی شقوں پر سے غیر ضروری پابندیاں ہٹالی جائیں اور دستور میں موجود بعض رخنے بند کر دیئے جائیں تو ملک میں بہت آسانی سے قوانین اسلامی کی تنفیذ کا آغاز ہو سکتا ہے۔ واضح رہے کہ اسلام کو اس سے بھی کوئی بحث نہیں کہ ملکی نظام پارلیمانی جمہوری ہو یا صدارتی۔ اگر اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے اندر رہتے ہوئے باہم مشورے سے تمام امور سرانجام دئے جائیں تو یہ سب مباح کے درجے میں ہیں۔ گویا ان حدود کے اندر رہتے ہوئے دنیا میں رائج کسی بھی سیاسی نظام کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مختصر اً یہ کہ اگر دستور میں موجود میکنزم کو چالو کر دیا جائے تو ہمارے ملک میں کم از کم سیاسی سطح پر عادلانہ نظام ضرور قائم ہو جائے گا۔ البتہ انسانی زندگی کے دوسرے اجتماعی گوشوں میں عدل لانے کے لئے حکومت کو مزید اقدامات کرنا ہوں گے جن میں سب سے اہم اقدام معاشی سطح پر سودی نظام اور جاگیرداری کا فی الفور خاتمہ ہے۔

اقوام متحدہ کا ملینیم اجلاس اور پاکستان

اقوام متحدہ کے ملینیم اجلاس میں چیف ایگزیکٹو کی تقریر اور دیگر ممالک کے سربراہان سے ملاقاتیں بظاہر احوال بہت کامیاب رہی ہیں۔ اگرچہ بھارت نے اس موقع پر پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ کے لئے ایک کثیر رقم خرچ کی تھی لیکن چیف ایگزیکٹو کی عمدہ حکمت عملی کے باعث بھارت کو دفاعی پوزیشن اختیار کرنا پڑی ہے۔ اسی طرح چیف ایگزیکٹو نے بڑی عمدگی سے کشمیر کے مسئلے کو اس پلیٹ فارم پر دوبارہ زندہ کیا ہے۔ چیف ایگزیکٹو نے یہ کہہ کر کہ اگر بھارت اپنی فوج اور اسلحے میں تخفیف کرنے یا اپنا ایٹمی اسلحہ تباہ کرنے پر رضامند ہو تو ہم بھی اس کی تقلید کریں گے، عالمی برادری کے سامنے بھارت کی ہٹ دھرمی کو نمایاں کر دیا ہے۔

میاں محمد شریف سے اپیل

آخر میں، میں میاں محمد شریف سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ملک کی بہتری کے لئے پاکستان کی خالق جماعت مسلم لیگ میں خالص جمہوری انداز میں الیکشن کرا دیں، کیونکہ ملک میں جمہوری نظام کو عمدگی سے چلانے کے لئے دو مضبوط جماعتوں کا ہونا ضروری ہے۔ ایک طویل عرصے کے بعد پیپلز پارٹی کے مقابلے میں مسلم لیگ برابر کی چوٹ بن کر ابھری تھی۔ اگر میاں صاحب نے اسے اسی طرح اپنی انا کا یا خاندانی مسئلہ بنائے رکھا تو مسلم لیگ دو حصوں میں بٹ کر ایک بار [illegible] ہو جائے گی۔ یہ صورت حال نہ صرف ملک اور مسلم لیگ کے لئے بلکہ خود شریف فیملی کے لئے بھی نقصان دہ ہوگی۔ یہ بات میں شریف خاندان اور مسلم لیگ کی خیر خواہی کے جذبے سے کہہ رہا ہوں کیونکہ میاں شریف صاحب اگر مسلم لیگ کی صدارت پر اپنے خاندان کے کسی فرد کی قربانی دے کر جمہوری روایات کو فروغ دیں گے تو اس سے مسلم لیگ مضبوط ہو کر پیپلز پارٹی سے بہت آگے نکل جائے گی اور یوں مضبوط مسلم لیگ کی نئی قیادت ان کی ممنون احسان ہو کر ان کے کام بھی آ سکے گی۔

بقیہ : اداریہ

ایک دہشت گرد ملک ہے اور وہ بھارت پر جنگ مسلط کر رہا ہے وغیرہ وغیرہ، لیکن جب اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے جنرل مشرف نے بھارت کو نو وار پیکٹ کرنے، افواج میں تخفیف اور ایٹمی اسلحہ تلف کرنے اور جنوبی ایشیا کو ایٹمی اسلحہ سے پاک علاقہ بنا دینے کی تجاویز دیں تو صورت حال میں یکسر تبدیلی آئی اور بھارت کا تمام پروپیگنڈا ایک حد تک زائل ہو گیا، لیکن جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کا ادارہ نہ عقلی اور منطقی دلائل تسلیم کرنے کا قائل ہے اور نہ حق و باطل میں تمیز کرنے کا روادار، لہٰذا سب کچھ فضا میں تحلیل ہو گیا۔

ہماری رائے میں سربراہان کا یہ اکٹھ اس لحاظ سے بہت مفید رہا کہ مختلف ممالک کے سربراہ اپنے اپنے مسائل اور معاملات کے حوالے سے ایک دوسرے سے مفید تبادلہ خیال کر سکے۔ جنرل مشرف نے بھی مختلف سربراہان سے مفید مذاکرات کئے اور اس فضا کو صاف کرنے میں بہت حد تک کامیاب ہوئے جو بھارتی پروپیگنڈے سے مکدر ہو گئی تھی۔ جنرل مشرف نے پاکستان کمیونٹی سے بھی رابطہ کیا جس کے نتیجہ میں امریکہ میں مقیم پاکستانی باشندوں نے پاکستان میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لئے ۵ کروڑ ڈالر کا ابتدائی فنڈ قائم کیا۔ پاکستان اس وقت اس جدید ٹیکنالوجی کے حوالہ سے بہت پسماندہ ہے۔ اگر دیانتداری سے محنت کی گئی تو پاکستان اس میدان میں بہت ترقی کر سکتا ہے کیونکہ پاکستان میں بہت ٹیلنٹ موجود ہے۔

آخر میں ہم یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہماری نحیف آواز اقوام متحدہ کے سیکریٹریٹ کی بلند و بالا دیواروں کو کیسے پھلانگ سکتی ہے، یہ عرض کئے دیتے ہیں کہ امن ظلم سے نہیں عدل سے قائم ہوتا ہے۔ اگر اقوام عالم دنیا میں امن قائم کرنے میں سنجیدہ ہیں تو ہر نوع کے تعصبات اور تفرقات کو مٹا کر حق کو حق اور باطل کو باطل قرار دیں، یہی ایک راستہ امن کی طرف جانے والا ہے۔ باقی تمام راستے انسانیت کی تباہی اور بربادی کے راستے ہیں۔ OO

ڈاکٹر اسرار احمد کو میں نے نیویارک میں دریافت کیا

تحریر: ہارون الرشید

(بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور)

ڈاکٹر اسرار احمد کو میں نے نیویارک میں دریافت کیا۔ ... یوسفی کا کہنا یہ ہے کہ طالب علم کو ادیب سے ... کتاب کا فاصلہ رکھنا چاہئے اور ایک شائستہ آدمی کو علماء سے کم از کم اتنا فاصلہ ضرور رکھنا چاہئے جہاں تک کہ لاؤڈ سپیکر کی آواز پہنچتی ہے۔

حضرت مولانا انور شاہ کاشمیریؒ تشریف فرما تھے اور مفتی محمد شفیعؒ نے انہیں آزردہ پایا۔ دیر تک وہ خاموش اور گم سم بیٹھے رہے، مؤدب اور محتاط محمد شفیع بہت دیر کے بعد سوال کرنے کی ہمت کر سکے۔ سر اٹھا کر طالب علم کو دیکھا اور فرمایا: افسوس، ہماری ساری زندگی فقہ حنفی کی بالادستی ثابت کرنے میں گزر گئی۔ جیسا کہ شائستہ اطوار شاگرد بعد میں بیان کرتے تھے۔ ان کیلئے خود کو تھامنا مشکل ہو گیا۔

لاہور تشریف لائے تو اقبالؒ بے تاب ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ وہ دن تھے جب مشرق کا بے مثال شاعر، مفکر اور فلسفی قادیانیوں کے ساتھ کشمیر کمیٹی کا حصہ تھا۔ شاہ ولی اللہ کے جانشین نے اپنا ہاتھ اقبالؒ کے گریبان پہ رکھا اور سوال کیا کہ وہ قیامت کے دن خاتم النبینؐ کا سامنا کیسے کریں گے۔ اقبالؒ رو دیئے۔ مسجد کے در و دیوار نے ان کی ہچکیاں سنیں اور کچھ دنوں بعد اخبارات کے قارئین نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام ان کا وہ مشہور خط پڑھا "قادیانی، اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں"۔

مدتوں بعد شیرانوالہ گیٹ کی اسی مسجد میں چاندنی کی طرح اجلے داؤد غزنوی، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ سورہ فاتحہ پڑھی جا چکی تو دیکھنے والوں نے ایک عجیب منظر دیکھا۔ داؤد غزنوی کے اہلحدیث ہمرائیوں نے بالجہر "آمین" سے گریز کیا اور حضرت لاہوری کے شاگردوں کی صدا سے مسجد گونج اٹھی۔

بیس برس ہوئے ہیں مولانا ابوالحسن علی ندویؒ پاکستان تشریف لائے۔ فرمایا: آج امت کو جو بحران درپیش ہے اس میں ہمیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی ایسے چراغوں کی ضرورت تھی مگر اسی کو غنیمت جانئے کہ مفتی محمد شفیع، حضرت یوسف بنوری اور مولانا عبدالحق رشد و ہدایت اور رہنمائی کے لئے میسر موجود ہیں۔

حیرت اور رنج کے ساتھ آدمی سوچتا ہے کہ وہ لوگ کیا ہوئے۔ ابوالاعلیٰؒ اور امین احسن اصلاحیؒ کیا ہوئے۔ فرشتوں جیسے عبدالحق اور بچوں ایسے معصوم مفتی محمد شفیع کہاں چلے گئے۔

مسافروں کا قافلہ نوشکی سے کوئٹہ چلا آتا تھا۔ جب میں نے حضرت انور شاہ کاشمیریؒ والے واقعہ کا ذکر کیا۔ جملہ مکمل ہونے کی دیر تھی ایک عدد مولوی صاحب میری جان کو اٹک گئے اور چمک کر فرمایا: لوگ کیسے کیسے کذب تراش لیتے ہیں۔ کچھ دیر میں انہوں نے انکشاف کیا کہ افغانستان میں صحابہ کا دور واپس آچکا اور یہ کہ پورے عالم اسلام کو ملا عمر کی قیادت قبول کر لینی چاہئے۔

"صحابہ کا دور؟" میں حیرت زدہ رہ گیا۔ میں پانچ برسوں سے طالبان کا دفاع کر رہا ہوں جنہوں نے ملک کا کھویا ہوا امن لوٹا دیا، شرعی عدالتیں قائم کیں، کچے گھروں میں آسودہ رہے اور استعمار کی بے پناہ قوت کے مقابل مرعوب ہونے سے انکار کر دیا۔ لیکن صحابہ کا دور؟ بہت ادب کے ساتھ سوال کیا کہ کیا صحابہ افیون کاشت کرنے کی اجازت دے سکتے تھے؟ کیا وہ جانتے ہیں کہ طالبان کی سرپرستی میں ہر سال ۴ سے ۵ بلین ڈالر کی سمگلنگ ہوتی ہے۔

مکاتب فکر کا مسئلہ چھیڑا تو فرمایا: امام ابوحنیفہؒ کا ہر قول قابل تقلید ہے کہ وہ قرآن اور سیرت سے اکتساب کرتے تھے۔ میں نے پوچھا اور امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کس چیز سے استنباط فرماتے تھے؟

کج بحثی، اکابر پرستی، فرقہ واریت، یہ ہے وہ مشغلہ جس میں علماء کرام مشغول ہیں۔ یہاں نیویارک پہنچ کر معلوم ہوا کہ امریکہ اور کینیڈا بالخصوص ان کی چراگاہ ہیں۔ وہ خون پسینہ ایک کر کے رزق کمانے والے پاکستانیوں کو جنت کے پروانے بانٹتے اور لاکھوں ڈالر سمیٹ لے جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک مشہور واعظ تشریف لائے فرمایا مجھے اقتدار مل جائے تو تین سال میں انقلاب برپا کر دوں۔ اقتدار تو ظاہر ہے ایسے لوگوں کو نہیں ملا کرتا مگر وہ چھ ملین ڈالر سمیٹ لے گئے۔

نیویارک میں فلشنگ اسلامک سنٹر کے جناب مرغوب صدیقی سے تعارف کرایا گیا معلوم ہوا کہ وہ تمام مکاتب فکر کے اتفاق رائے سے اسلامک سنٹر کے سربراہ ہیں، جہاں فرقہ واریت کا کوئی گزر نہیں۔ ایسی دردمندی اور ایسی شگفتگی و متانت تو بجا مگر تنظیم اسلامی میں شگفتگی اور خوش طبعی؟ (واضح رہے کہ مرغوب صدیقی تنظیم اسلامی نارتھ امریکہ کے سینئر رفقاء میں سے ایک ہیں اور اپنی شگفتہ مزاجی اور مہمانوں کی بے لوث خدمت کے حوالے سے امتیازی مقام رکھتے ہیں)

ڈاکٹر امجد (رفیق تنظیم اسلامی نیویارک، امریکہ) درس قرآن کے ایک پروگرام میں لے گئے۔ جینز کی پتلونوں میں ملبوس کچی عمر کے لڑکوں کو میں نے فصیح انگریزی میں قرآن عظیم کے اسرار پر گفتگو کرتے دیکھا۔ متعجب اور مسحور دیر تک یہ منظر دیکھتا رہا۔ پھر دل بھر آیا اور میں نے اپنی مفلسی پہ ماتم کیا۔ دریا کنارے عمر بھر ہم تشنہ لب رہے اور ان نوجوانوں نے کفرستان کے قلب میں چراغاں کر رکھا ہے۔ بخدا مجھے ایسا لگا کہ اہل علم کے سردار امام ابوحنیفہؒ ابھی اسلامک سنٹر کی تیسری منزل پر نمودار ہوں گے اور پدرانہ شفقت کے ساتھ جینز کی پتلونوں والے ان لڑکوں کو اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیں گے۔

ڈاکٹر اسرار احمد کے ان شاگردوں کو تب اپنے دل کی عاجزی اور خاموشی میں میں نے خود سے یہ کہا: ہمارے عہد کو ایک غزالی کی ضرورت تھی، غنیمت ہے کہ مولانا اکرم اعوان، جسٹس تقی عثمانی اور ڈاکٹر اسرار احمد میسر ہیں۔ اگر وہ موجود نہ ہوتے تو ہم کس کا دروازہ کھٹکھٹاتے؟

ضرورت رشتہ

۲۴ سالہ ایم اے اسلامیات، پابند صوم و صلوٰۃ، لڑکی کے لئے مناسب برسر روزگار رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: 67-اے، علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

تنظیمی اطلاعات

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ناظم حلقہ پنجاب شمالی کی سفارش کے مطابق حلقہ میں مندرجہ ذیل انتظامی تبدیلیوں کا فیصلہ کیا ہے:

(۱) مقامی تنظیم ایبٹ آباد ختم کر کے وہاں اسرہ جاتی نظام بحال کر دیا گیا ہے۔

(۲) حلقہ پنجاب شمالی میں ہزارہ ڈویژن کے علاقہ پر مشتمل ایک "ذیلی حلقہ ہزارہ ڈویژن" قائم کیا گیا ہے۔

(۳) جناب ذوالفقار علی صاحب امیر تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کو آئندہ نائب ناظم برائے ذیلی حلقہ ہزارہ ڈویژن مقرر کر دیا گیا ہے۔ وہ اس علاقہ میں تنظیم اسلامی کے تنظیمی و دعوتی امور کی نگہداشت کے ذمہ دار ہوں گے۔

مومن کے لئے مرض —— زحمت یا رحمت؟

تحریر: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

اگرچہ زندگی میں ہر شخص کو صحت و تندرستی کی خواہش ہوتی ہے اور بیماری سے کراہت مگر یہاں سکھ کے ساتھ دکھ، راحت کے ساتھ رنج، خوشی کے ساتھ غمی اور صحت کے ساتھ بیماری لازم ہے۔ جہاں راحت و آرام اور سکون و اطمینان کے لمحات انسان کی کارکردگی پر اچھا اثر ڈالتے ہیں وہاں رنج و غم اور امراض و اسقام قوت کار کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اچھا انسان وہ ہے جو راحت و آرام اور صحت و عافیت میں کلفت و رنج اور بیماری کو یاد رکھے۔ بلکہ آسودگی کے ماہ و سال کو غنیمت جان کر ان کی قدر کرے یعنی اپنی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے مقصد زندگی کے حصول کے لئے ہمہ تن جدوجہد کرتا رہے۔ چنانچہ اللہ کا وہ بندہ جس کے روزمرہ کے معمولات میں حصول رزق کی بھاگ دوڑ کے ساتھ ساتھ مالک حقیقی کے ساتھ عبادت کے ذریعے مسلسل رابطہ قائم ہو اگر وہ کسی وقت بیمار پڑ جائے اور معمول کی عبادت نہ کر سکے تو خالق کائنات اس کے ثواب میں کٹوتی نہیں کرتے بلکہ اس کا اجر مسلسل جاری رکھتے ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

((اِذَا مَرِضَ العبدُ اَوْ سَافَرَ کُتب لہٗ مثلُ ما کانَ یعملُ مقیمًا صحیحًا))

"جب کوئی بندہ بیمار ہو یا سفر میں جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے اعمال اسی طرح لکھے جاتے ہیں جس طرح وہ صحت و تندرستی اور اقامت دین کے زمانہ میں کیا کرتا تھا"۔

اگرچہ بیماری بظاہر تکلیف کا باعث ہوتی ہے مگر مومن کے لئے یہ سراسر رحمت ہے کیونکہ یہ اس کے گناہوں کا کفارہ اور ثواب کا موجب بنتی ہے۔ صحت مومن کے لئے پسندیدہ نعمت ہے تو بیماری اس کے گناہوں کو مٹا کر حیات اخروی کے لئے ثمرآور ثابت ہوتی ہے۔ صحیحین میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

((ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولاحزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکة یشاکها الا کفر الله بها من خطایاه))

"مرد مومن کو جو بھی دکھ اور جو بھی بیماری اور جو بھی پریشانی اور جو بھی غم و رنج اور جو بھی اذیت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی اگر اس کو لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان چیزوں کے ذریعے اس کے گناہوں کی صفائی کر دیتا ہے"۔

اسی طرح صحیحین میں ہی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ما من مسلم یصیبه اذی مرض فما سواه الا حط الله تعالی لهٗ سیئاته کما تحط الشجرة ورقها))

"کسی مرد مومن کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے مرض سے یا اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح خزاں رسیدہ درخت اپنے پتے سے جھاڑ دیتا ہے"۔

انسان کی حیات دنیوی میں بڑا تنوع ہے۔ یہاں طرح طرح کے حالات سے سابقہ پیش آتا ہے۔ انسانی کمزوریاں آڑے آتی ہیں بعض اوقات مجبوری اور بے بسی کی کیفیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یوں انتہائی پاک باز، راست رو اور خدا پرست مومن بھی گناہوں میں آلودہ ہو جاتا ہے۔ پھر یہ مومن اشک ندامت کے ساتھ گڑگڑا کر خالق دوجہاں سے معافی کا خواستگار ہوتا ہے تو رحمت حق اس کے گناہوں کو عفو کی چادر میں چھپا دیتی ہے۔ اسی طرح ایک گناہ گار مومن بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر ﷺ کے ذریعے یہ بشارت سناتا ہے کہ اس بیماری کے سبب اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اسی طرح بار بار کی بیماری یا لمبی علالت یا بدنی معذوری مومن کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور مرتے وقت وہ اس دنیا کو اس حالت میں چھوڑتا ہے کہ اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ "اللہ کے بعض ایمان والے بندوں یا ایمان والی بندیوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصائب اور حوادث آتے رہتے ہیں کبھی اس کی جان پر، کبھی اس کے مال پر، کبھی اس کی اولاد پر (اور اس کے نتیجہ میں اس کے گناہ جھڑتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ مرنے کے بعد وہ اللہ کے حضور اس حال میں پہنچتا ہے کہ اس کا ایک گناہ بھی باقی نہیں ہوتا"۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ مومن کی زندگی کس قدر قابل رشک ہے۔ سچ ہے کہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ مومن صادق کی صحت و تندرستی کے ایام اگر نعمت ہیں تو بیماری اور علالت بھی اللہ کی رحمت کا سامان لے کر آتی ہے۔ یہاں تک کہ روز حساب جب ایمان والوں کو ان کی جسمانی معذوری، کلفت و تکلیف اور دنیاوی نقصانات پر اجر و ثواب ملے گا تو وہ خوش ہو جائیں گے کیونکہ اسی وسیلے سے ان کی بخشش ہو جائے گی۔ اس وقت وہ رب کے اس فیصلے پر راضی ہوں گے کہ اس نے دنیا میں ان پر بیماری یا معذوری طاری کردی جو آج ان کی بخشش کا باعث بن گئی ورنہ اعمال تو اس قابل نہ تھے کہ نجات ہو سکتی۔ اس منظر کو دیکھ کر وہ لوگ جو دنیا میں ہمیشہ آرام و چین میں رہے حسرت کریں گے کہ کاش ان کی دنیوی زندگی میں بیماری ہوتی اور مصائب ہوتے جو اب ان کے نجات کا باعث بنتے۔ ترمذی شریف میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

((یود اهل العافیة یوم القیامة حین یعطی اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض))

"قیامت کے دن ان بندوں کو جو دنیا میں مبتلائے مصائب رہے ان کو ان کے مصائب کے عوض اجر و ثواب دیا جائے گا تو وہ لوگ جو دنیا میں ہمیشہ آرام و چین سے رہے حسرت کریں گے کہ کاش دنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی گئی ہوتیں"۔

صحت کی تمنا اور صحت مند زندگی کے حصول کی کوشش کرنا محمود ہے تاکہ انسان دنیا کی تگ و دو میں حصہ لے سکے۔ دلجمعی کے ساتھ عبادت کر سکے اور اس کے علاوہ اللہ کے بندوں کے لئے مفید ثابت ہو سکے۔ بیماری مانگنی نہیں چاہئے مگر بیماری آنے کی صورت میں گھبراہٹ اور مایوسی کو قریب نہیں آنے دینا چاہئے بلکہ روشن پہلو پر نگاہ کرتے ہوئے دکھ اور تکلیف کو بڑے صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے۔ بیمار کی دعا بھی اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں لہٰذا علالت کی حالت میں جہاں اپنی صحت و عافیت کے لئے دعا کرے وہاں استغفار کی کثرت کرے، گناہوں پر نادم ہو اور رب سے اس کا فضل اور رحمت طلب کرے۔ اس طرح مومن کی صحت رب کا انعام اور بیماری اس کی رحمت ثابت ہوگی۔

TWO SAD NEWS FROM AMERICA

Br. Ataur Rahman lost his aunt who was in the hospital due to stroke.
Br. Javed Akram lost his mother-in-law in Pakistan.
Innallillahay waina ilahay Rajeoon.
May Allah be pleased with them and enter them into Jannah. (A'meen)

لابنگ (LOBBYING)

تحریر: رعنا ہاشم خان' شکاگو

معزز قارئین! جس طرح وطن عزیز میں جرم کی ہر واردات کا تعلق علاقے کے جاگیردار اور پولیس سے ضرور ہوتا ہے یعنی یا تو وہ براہ راست جرم میں ملوث ہوتے ہیں یا اس کا علم رکھتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان پر لگائے جانے والے ہر الزام اور اچھالی جانے والی تمام کیچڑ کا تعلق بھارت اور واجپائی سے ضرور ہوتا ہے۔

نیویارک ٹائمز کی شائع کردہ رپورٹ کے مطابق بھارت نے سفارت کاروں کی بجائے پاکستان کے خلاف اب مہنگے لابسٹوں کی خدمات حاصل کرلی ہیں اور اس کام میں وہ پاکستان کے مقابلے میں کئی گنا پیسہ خرچ کر رہا ہے۔ اس وقت پاکستان کی بین الاقوامی صورت حال کافی تشویش ناک ہے۔ ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق بھارت ایک لابنگ فرم کو ۵۳ ہزار ڈالر ماہانہ کے علاوہ نیویارک کے ایک سابقہ کانگریس مین اسٹیفن سولارز کو لابنگ کیلئے ۲۵ ہزار ڈالر ماہانہ ادا کر رہا ہے۔ بھارتی لابی پاکستان کو ہر میدان میں بدنام کرنے کی سرتوڑ کوشش میں مصروف ہے۔

بھارت کے بیمار بزرگ وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی جو پاکستان کو زیادہ سے زیادہ گزند پہنچانے کے لئے یہ گنگناتے نظر آتے ہیں کہ "اے مری عمر رواں اور ذرا آہستہ!" آج کل دل کھول کر پاکستان کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ امریکی میڈیا جس کی باگ دوڑ کافی عرصے سے بھارتی صحافت کے ہاتھوں میں ہے' بڑھا چڑھا کر واجپائی کے بیانات کو شائع کرتا ہے۔ اٹل بہاری واجپائی جن کی پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے بعد سے وہی حالت ہے جو کسی جانور کی دم پر پاؤں رکھ دیا جائے تو اس کی ہوتی ہے' پاکستان کی آزادی کو تسلیم کرنے سے قطعی انکاری ہیں اور پچھلے دنوں الزام لگا چکے ہیں کہ پاکستان بھارت میں جعلی کرنسی پھیلا رہا ہے۔

کسی واضح ثبوت کے بغیر پاکستان کو دہشت گرد اور شرپسند ثابت کرنا واجپائی کا معمول بن چکا ہے۔ اس سلسلے میں بھارت کے سرکاری حلقے اور را۔سٹ ISI کے کردار کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ISI پر یہ تہمت دھری گئی ہے کہ وہ نیپال میں سرگرم عمل ہے' سیدھی سی بات ہے کہ اس سے بھارت کا مقصد نیپال کی حکومت کو نیپال میں موجود اسلامی تنظیموں کی نگرانی پر لگانا ہے۔

حالیہ بھارتی یوم جمہوریہ (۱۵/اگست) کے موقع پر نئی دہلی کے لال قلعے پر زبردست حفاظتی اقدامات کے بعد ایک بلٹ پروف شیشے کے پیچھے سے واجپائی نے بھارتی عوام سے خطاب کرتے ہوئے کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ پاکستان ۲۱ ویں صدی میں تلوار کے ذریعے بھارتی سرحدیں تبدیل نہیں کر سکتا۔

بھارتی نیتاؤں نے ہمیشہ اپنے عوام کو خوش کرنے کے لئے یہ سرا راگ الاپا ہے کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے کیونکہ بھارت میں حکومت کی بنیادیں پاکستان سے دشمنی کی بناء پر کھڑی کی جاتی ہیں جو حکمران جتنی نفرت پھیلائے گا اتنا ہی کامیاب ہوگا۔

دوسری طرف بھارت کے اٹوٹ انگ کشمیر میں وحشت و بربریت کا جو کھیل بھارتی سنگینوں کے سائے میں کھیلا جا رہا ہے وہ نہ شرپسندی کے زمرے میں آتا ہے اور نہ ہی دہشت گردی کہلاتا ہے۔ بھارت کی ۷ لاکھ فوج اس کی پیامبر بن کر کشمیر میں خیر سگالی کے دورے پر نکلی ہوئی ہے۔ رہ گئی ہماری پاکستانی لابی اور را۔سٹ تو ان کو سرکاری خرچ پر گھومنے پھرنے اور خریداری کرنے سے فرصت ملے تو وہ بھی جان سکیں کہ پاکستان کا نام بھارتی لابی اور امریکی میڈیا نے باہمی اشتراک سے شرپسند اور دہشت گرد ممالک کی فہرست میں ٹاپ پر رکھ دیا ہے۔ اس وقت جبکہ ہماری معیشت بری طرح ہچکولے کھا رہی ہے' پاکستان لابنگ پر ۵۲ ہزار ڈالر ماہانہ خرچ کر رہا ہے' ان حالات میں جبکہ بلوچستان میں ایتھوپیا جیسے حالات پیدا ہو چکے ہیں' سندھ میں پانی کی قلت ہو چکی ہے یہ رقم یقیناً انتہائی خطیر ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے کرتا دھرتا ہندوازم سے اتنے متاثر ہیں کہ انہیں غاصب ہندو کی ہر چال دوستی کی جانب بڑھتا ہوا قدم نظر آتی ہے۔

امریکی پالیسی کی یہ خاصیت ہے کہ جب یہ ملک کسی کا گھیراؤ کرتا ہے تو پہلے اس کے لئے پوری دنیا میں لابنگ کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ظاہری بات ہے یہ پاپڑ وہ زیادہ تر اسلامی ممالک کے لئے بیلتا ہے۔ اب اس کام میں پاکستان کے خلاف امریکہ کے شانہ بشانہ بھارت بھی موجود ہے۔ بھارتی لابنگ اور دوسرے ہتھکنڈے امریکی حکومت کے رویوں کو متاثر کر دیتے ہیں۔ بھارت کی بھاری لابنگ اور ایک چوتھائی بھارت نواز کانگریس ممبروں کی کوششیں امریکہ کو پاکستان کے خلاف منفی رویہ رکھنے پر مجبور کرتی رہتی ہیں۔

دوسری طرف ISI کا بھوت بھارتی حکمرانوں کو نہ چین سے جینے دیتا ہے نہ مرنے دیتا ہے۔ بھارت میں اگر دو گاڑیاں بھی آپس میں ٹکرا جائیں تو ISI کی کارستانی سمجھی جاتی ہے۔ آج کل کشمیر میں ہونے والی حالیہ دہشت گردی اور مجاہدین کی طرف سے جنگ بندی کا اعلان اور دوبارہ آغاز پاکستان کے کھاتے میں ڈالا جا رہا ہے۔ اور تو اور آج کل بھارتی لا۔سٹ روزمرہ کے ایشوز کے علاوہ پاکستان کی فوجی حکومت پر بھی دل کھول کر فوکس کر رہے ہیں اور ہمارا سفارت خانہ ' سرد خانہ بنا ہوا ہے۔ اور لا۔سٹ نیم جاں و نیم مردہ ہیں۔ دوسری طرف ہمارا قومی جذبہ بھی نزع کے عالم میں ہے جس کی ایک افسوس ناک مثال یوں ہے کہ ان نازک حالات میں بھی ہم تفرقے اور پارٹی بازی سے باز نہیں آ رہے۔ ۶ ستمبر کو جب چیف آف اسٹاف اقوام متحدہ کی اسمبلی میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو ان کی آمد کے موقع پر مسلم لیگ اور پی پی پی نے بھرپور مظاہروں کا پروگرام بنایا ہے۔ جہاں جہاں وہ گئے مسلم لیگ اور پی پی پی کے مقامی رہنماؤں نے ان کے خلاف مظاہرے کئے اور یوں ان مظاہروں کو امریکی میڈیا صفحہ اول پر رونق بخش رہا ہے اور پاکستانی سفارت خانہ اور لا۔سٹ صرف تماشا دیکھ رہے ہیں۔ لہٰذا اب ان حالات میں پاکستان صرف لابنگ اور سفارت خانے پر تکیہ کر کے بھارت کے مقابلے میں امریکی حمایت حاصل نہیں کر سکتا' جب تک کہ یہاں موجود پاکستانی وطن عزیز کے حق میں لابی شروع نہیں کر دیتے۔ ہمارے سفیر چونکہ ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں' وہ بھی سرکاری خرچ پر' لہٰذا اپنی ذاتی مصروفیات کے باعث وہ پاکستان کے لئے کچھ کرنے سے قاصر ہیں۔

امریکہ جہاں ڈیموکریٹک پارٹی کا نشان "گدھا" ہے۔ یہاں مقیم امریکی پاکستانیوں پر امریکہ سے زیادہ بھارتی کلچر کا غلبہ ہے' جس کی اہم وجہ بھارتی میڈیا ہے' خصوصاً زی ٹی وی جو ہر تیسرے پاکستانی کے گھر میں انتہائی رغبت اور عقیدت سے دیکھا جاتا ہے۔ مسلمانوں نے ہندوستان پر ۹۰۰ برس حکومت کی' ان ۹۰۰ برسوں میں مسلمانوں نے اور کچھ کیا یا نہ کیا البتہ ہندو ثقافت کو یہ کہہ کر کلیجے سے لگالیا کہ چن لیا میں نے تمہیں سارا جہاں رہنے دیا! اور ہم بجائے اس کے کہ امریکہ میں موجود مضبوط بھارتی لابی کو توڑنے کے لئے کچھ کرتے' گزشتہ چند برسوں سے ہمارے گھرانوں کے مسلمان لڑکے اور لڑکیاں جوش و خروش کے ساتھ ہندوؤں سے نکاح کر کے ہندوازم کے دائرے میں قید ہو چکے ہیں۔ یہاں بھی عیار ہندو ہم کو نیچا دینے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ مسلمانوں کی نئی پود خوشی خوشی ہندو مذہب کو اپنا کر نہ صرف اسلاف کی روحوں کو خون کے

آنسو رلا رہی ہے' بلکہ خود بھی نہ دین کی نہ دنیا کی رہی۔ بیٹوں کو شاہ رخ خان اور بیٹیوں کو منیشا کوئرالہ بنانے کے لئے ہمارے گھرانوں میں خواتین کی اکثریت بھارتی فلمی میگزین پہلی فرصت میں نہیں بلکہ فرصت سے پہلے پڑھتی ہے۔ اگر کوئی پاکستانیت کا مارا بے چارہ محب وطن پاکستانی وطن عزیز کے حق میں لابنگ کرنا چاہے تو جواب آتا ہے کہ بھارت اور پاکستان کی جنگ سیاسی سطح پر ہے۔ ہندو شکل و صورت' لباس و گفتار اور ثقافت میں ہمارے ہی جیسے ہیں۔

ہماری ثقافت کی جڑیں ہندو تہذیب و ثقافت کے ساتھ پیوستہ ہیں۔ یعنی واضح طور پر کہا جاتا ہے کہ ہم ہندو ازم کو نہیں چھوڑ سکتے۔ کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا کہ اصل معرکہ تو حق و باطل کا ہے' ہماری ثقافت تو سورۂ فتح کے آخری رکوع میں بیان کردی گئی ہے۔

فاروق اعظمؓ کے دور مبارک میں جب اسلامی فوجیں ایرانیوں سے برسرپیکار تھیں تو ایرانی کمانڈر رستم نے اپنے جاسوس بھیجے تھے۔ لشکر اسلامی سے لوٹنے کے بعد ان ایرانی جاسوسوں نے رستم کو ایک مختصر اور جامع رپورٹ کچھ یوں پیش کی تھی :

"ہم رہبان باللیل وفرسان بالنہار"!

(یہ لوگ راتوں کے راہب اور دن کے شاہسوار ہیں)

آج بھارت کے چھوڑے ہوئے جاسوس ہمارے بارے میں یہ رپورٹنگ کرتے ہوں گے کہ

- ○ پاکستان کے کونے کونے میں بھارتی گانے بج رہے ہیں اور قوم کی قوم سردھن رہی ہے۔
- ○ نوجوانوں نے پیداواری شعبوں میں کام کرنے کے بجائے بھارتی فلموں کے اداکار اور گلوکار بننے کو ترجیح دے دی ہے۔
- ○ خواتین کو ہندوانہ طرز لباس و انداز سے فرصت نہیں ہے۔
- ○ شادی بیاہ میں اسلامی شریعت کی مقرر کردہ سادگی کے بجائے ہندوانہ رسم و رواج کی بھرمار ہے۔
- ○ بھارتی فلموں اور گانوں کو بائیکاٹ کرنے کا جذبہ قوم میں صفر کے برابر ہے اور بھارتی فلموں کا بزنس دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔
- ○ یہ خبر بالکل درست ہے کہ پارٹیاں' فیشن شو' ثقافتی شو اور دکھاوے کرنے والی پاکستانی قوم کو اقوام متحدہ کے ایک غیر سیاسی ادارے نے "اپاہج قوم" (Handicapped Nation) قرار دے دیا ہے۔

بیرون ملک پاکستانی زیادہ ابتر حالت میں ہیں۔ یہاں تو راکھی باندھنا' ہولی' دیوالی منانا' مندروں میں جانا معمولی باتیں ہیں۔ ہندوؤں کا دیا پرشاد تبرک کی طرح کھاتے ہیں جب کہ وہ قطعی حرام ہے کیونکہ اس پر دیوتاؤں کا نام لیا جاتا ہے۔ چند برس پہلے بھارت کے ایک ٹارچر سیل سے ایک کشمیری مجاہد نے اپنی پاکستانی بہنوں سے انتہائی دردمندانہ اپیل کی تھی کہ آپ لوگ گھریلو تقریبات میں بھارتی گانوں پر جو رقص کرتی ہیں اور ان کے ویڈیو بنواتی ہیں یہ ویڈیو پاکستان سے بھارت چند تنظیمیں بھجواتی ہیں اور بھارتی ٹارچر سیلوں میں مجاہدین کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ یہ رقص اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اے میری قوم کے غیرت مندو! آئینہ ایام میں آج اپنی ادا دیکھو۔ اب کیا ہمیں مزید جگانے کے لئے صور پھونکا جائے گا' آج جب چاروں طرف سے لابنگ کی صورت میں ہم پر بھارت اور امریکہ گرفت تنگ کرتے چلے جا رہے ہیں' ہماری پاک فوج بھی ان کے نشانوں کی زد میں ہے' آج کل ڈھاکہ فال پر حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ کو بھارتی اور امریکی میڈیا خوب اچھال رہے ہیں' اہم ترین بات یہ ہے کہ یہ رپورٹ ایک بھارتی اخبار میں شائع ہوئی ہے' پاکستانی فوج کا مورال پہلے ہی ڈاؤن تھا' اب رہی سہی کمی اس رپورٹ کی اشاعت نے پوری کردی۔ بھارتی اور مغربی پریس یہ واویلا مچائے ہوئے ہے کہ بھارت سے ہونے والی تمام جنگوں اور ڈھاکہ فال کی واحد ذمہ دار پاکستان کی فوج ہے۔ ان حالات میں اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ بھارت اور امریکہ کے ہر پراپیگنڈے کا جواب دینے کے لئے ہر سطح پر پاکستانیوں کو متحد ہو کر جواب دینا چاہئے۔ ہماری لابی کو بھی اب وطن عزیز کے استحکام اور پائیداری کے لئے کوششیں شروع کردینی چاہئیں۔

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ حکومت نے ۱۵ ستمبر سے آٹا اور پیٹرول کے نرخوں میں اضافہ کی اجازت دے دی۔ (ایک خبر)

✪ "غریب مٹاؤ" پروگرام پر سرگرمی سے عمل جاری ہے۔

☆ فوج میں بغاوت نہیں ہو سکتی! (جنرل پرویز مشرف)

✪ البتہ نواز شریف نے فوج کے خلاف بغاوت کی ناکام کوشش ضرور کی تھی!

☆ صدر رفیق تارڑ کی تنخواہ میں ڈیڑھ سو فیصد اضافہ (ایک خبر)

✪ فوجی حکومت کی طرف سے صدر مملکت کی تنخواہ میں موجودہ اضافہ معلوم نہیں ان کی کونسی خصوصی خدمات کے اعتراف کا اظہار ہے؟

☆ پاکستان مسلمانوں کی روٹی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے بنایا گیا تھا (جسٹس جاوید اقبال)

✪ مگر وہی واحد مسئلہ حل نہیں ہو سکا!

☆ ملینیم اجلاس میں پاکستان کی جتنی بے عزتی ہوئی ہے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ (بیگم کلثوم شریف)

✪ خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد' جو چاہے "کلثوم" کا حسن کرشمہ ساز کرے

☆ خواتین کے تعاون کے بغیر پاکستان ترقی نہیں کر سکتا۔ (بیگم عطیہ عنایت اللہ)

✪ محترمہ! کیوں نہ آپ کو وزیر اعظم بنا دیا جائے!

☆ بھارت پاکستان کی فوجی قیادت سے مذاکرات کرے۔ امریکہ

✪ امریکہ کی بھارت سے ایک "عاجزانہ" درخواست

☆ پاکستان آزاد معیشت کے قیام کے لئے مزید اقدامات کرے (آئی ایم ایف کا پاکستان سے مطالبہ)

✪ یہ پاکستان کو معاشی طور پر غلام بنائے رکھنے کا فرمان عالی شان ہی تو ہے

☆ نوابزادہ نصراللہ خان کو بیماری کے بعد انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل کروا دیا گیا

✪ ہماری اطلاع کی حد تک تو نوابزادہ کو جمہوریت کا جان لیوا مرض لاحق ہے۔ واللہ اعلم

☆ کرکٹر سعید انور کے گھر تبلیغی جماعت کے علماء نے کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کو "نیکی" کے راستے پر چلنے کی دعوت دی!

✪ ایک اچھی خبر' ویسے عوامی تحریک کا "کلچرل ونگ" بھی تو عوامی تحریک کے زیر سایہ "نیکی" کا پرچار کرنے کے لئے منظم ہو رہا ہے۔

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے زیرِ اہتمام تربیتی و دعوتی پروگرام

حلقہ گوجرانوالہ کی ماہانہ میٹنگ میں یہ طے پایا تھا کہ آئندہ ماہانہ تربیتی و دعوتی پروگرام شیخوپورہ میں منعقد ہو گا۔ مورخہ ۲۶/ اگست ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ بوقت تین بجے دوپہر دفتر حلقہ گوجرانوالہ میں آٹھ رفقاء جمع ہوئے اور چار بجے شیخوپورہ کے لئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے پانچ بجے جہانگیر آباد مسجد حافظ ارشاد مرحوم پہنچے۔ نماز عصر ادا کی اور جناب حماد صاحب اور قیصر جمال فیاضی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مشورہ سے طے پایا کہ اگر اجازت مل گئی تو ان شاء اللہ تین مساجد میں درس قرآن ہو گا۔ الحمد للہ مسجد حافظ ارشاد صاحب میں راقم نے سورۃ الحج کی آخری دو آیات کا درس دیا اور فریضہ شہادت علی الناس کو مفصل بیان کیا۔ مسجد توحیدیہ میں جناب محمد حسین صاحب آف منڈی بہاؤالدین نے فرائض دین کا جامع تصور پیش کیا۔ ان کے ہمراہ قیصر جمال فیاضی صاحب تھے۔ تیسرے مقام پر نماز عشاء کے بعد جناب احمد علی بٹ صاحب (ایڈووکیٹ) گجرات نے درس قرآن دیا۔ ان کے ساتھ حماد فیاضی صاحب تھے۔ محمد ناصر صاحب اور حق نواز شاہ صاحب بھی مغرب کے وقت پروگرام میں شامل ہو گئے۔ مسجد حافظ ارشاد صاحب میں بعد نماز عشاء شاہد رضا نے "نیکی کا حقیقی تصور" آیۂ بر کی روشنی میں بیان کیا۔ حلقہ گوجرانوالہ کی شیخوپورہ میں یہ پہلی تربیت گاہ تھی۔ لہٰذا وہاں کے حالات جاننے کے رفقاء متمنی تھے۔ درس میں موجود معروف شخصیت ریٹائرڈ سول انجینئر سبحانی صاحب نے وہاں کے حالات پر روشنی ڈالنا شروع کی۔ بہت سی معلومات متعلقہ مسجد اور جہانگیر آباد کے بارے میں فراہم کیں۔ طعام کا انتظام جناب حماد فیاضی صاحب نے کیا ہوا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر رفقاء مسجد میں آ گئے اور مسنون و ماثور دعاؤں کا مذاکرہ کیا اور سو گئے۔

ساڑھے تین بجے رفقاء اٹھ گئے۔ نوافل ادا کئے اور نماز فجر سے فارغ ہو کر جناب قیصر جمال فیاضی کے درس قرآن میں شامل ہو گئے۔ فیاضی صاحب کا روزانہ درس بعد نماز فجر ہوتا ہے۔ بعد ازاں "موجودہ حالات میں تنظیم اسلامی کی ذمہ داریاں کس قدر زیادہ ہیں" مذاکرہ ہوا۔ نماز اشراق ادا کی اور نظام العمل کا اجتماعی مطالعہ ہوا۔ ناشتہ کے بعد جناب محمد حسین صاحب نے "فرائض دینی کا جامع تصور" پیش کرنا تھا۔ نوجوانوں کو اس پروگرام کے لئے خصوصی دعوت دی گئی تھی۔ ۱۲ نوجوان تشریف لائے۔ سوا گھنٹے پر محیط اس لیکچر میں دعوت و تبلیغ اور اقامت دین کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔

شیخوپورہ شہر کی معروف "ناگرہ فیملی" کی اہم شخصیت سے قیصر جمال صاحب نے ملاقات کے لئے وقت لیا ہوا تھا۔ لہٰذا راقم فیاضی صاحب کے ہمراہ خصوصی ملاقات کے لئے چلا گیا۔ الحمد للہ شیخوپورہ شہر میں انجمن خدام القرآن کے قیام کے لئے دو کنال جگہ خرید لی گئی ہے۔ جس کا سہرا فیاضی خاندان کے سر ہے۔ ناگرہ صاحب سے ملاقات خاصی مفید رہی۔ وہ انجمن کا رکن بننے کے لئے تیار ہو گئے اور راقم سے عہد لیا کہ جب بھی جماعت شیخوپورہ میں آئے سب سے پہلے مجھے اطلاع دی جائے' تاکہ میں اور میرے بچے پروگرام میں شامل ہو سکیں۔

ساڑھے نو بجے پروگرام ختم ہوا۔ اختتامی دعا محمد حسین صاحب نے کی اور رفقاء واپس اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ (رپورٹ : خادم حسین)

امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کا دورۂ کراچی

امیر محترم معمول کے دورے پر ۳ ستمبر کو کراچی تشریف لائے۔ اور اسی روز گیارہ بجے قرآن اکیڈمی میں "آیۃ الکرسی" پر درس قرآن دیا۔ جس میں آپ نے توحید باری تعالیٰ کی اہمیت و فضیلت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد سوال جواب کی نشست بھی ہوئی۔ بعد نماز عصر امیر محترم نے امراء و ذمہ داران حلقہ کے ساتھ ایک نشست میں تنظیمی امور پر گفتگو فرمائی۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے چنیسر گوٹھ کی مسجد میں "تنظیم اصلاح معاشرہ اتحاد" کے زیر اہتمام سورۂ آل عمران کی آیات ۱۰۲ تا ۱۰۶ کے حوالے سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے موضوع پر درس قرآن دیا۔ امیر محترم نے فرمایا کہ ان آیات میں مسلمانوں کے لئے سہ نکاتی لائحہ عمل دیا گیا ہے۔ یعنی قرآن کی طرف بلانا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہو۔ اور اس کام کے لئے صالح افراد پر مشتمل جماعت کا ہونا ضروری ہے اور وہ جماعت مطلوبہ قوت مہیا کرنے پر حکمران وقت کو معاشرے میں جاری برائیوں کے خاتمہ کا چیلنج دے جس کے نتیجے میں حقیقی اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں آئے گا۔ آخر میں مذکورہ تنظیم کے صدر ڈاکٹر علی عمران p.t.o نے امر بالمعروف اور بالمعروف کے سلسلے میں اپنی تنظیم کی کاوش کا تذکرہ کیا۔ ۴/ ستمبر کو امیر محترم نے انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھا اور بعد نماز مغرب قرآن اکیڈمی میں کراچی کے رفقاء کو ۱۴/ اگست کو ہوٹل شیرٹن "اسلام اور پاکستان" کے موضوع پر خطاب کا پس منظر بیان فرمایا۔ بعد ازاں' امیر محترم نے حلقہ سندھ زیریں کے انتظامی امور کے بارے میں چند اہم فیصلے صادر فرمائے۔ (رپورٹ : محمد سمیع)

اسرہ قرآن کالج کی ماہانہ میٹنگ

تنظیم اسلامی لاہور کے زیر اہتمام اسرہ قرآن کالج کی ماہانہ میٹنگ کا انعقاد بروز ہفتہ ۲۶ اگست کو قرآن کالج میں ہوا۔ میٹنگ کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک محمد ندیم نے سورۃ الماعون سے کی اور ترجمہ پیش کیا۔

پھر اسرہ قرآن کالج کے نقیب پروفیسر مسعود محمد اقبال صاحب نے سورۃ الماعون کے حوالے سے مختصر سی تشریح فرمائی اور تمام رفقاء کو قرآن پاک کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس کے بعد چند تمہیدی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انسانی کمزوریوں اور بیماریوں کا ذکر کیا گیا۔ قرآن و حدیث کے حوالے سے ان کمزوریوں اور کمیوں کو دور کرنے کی ترغیب دلائی گئی۔ علاوہ ازیں رفقاء کو اللہ تعالیٰ کے اور امیر تنظیم اسلامی پاکستان کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کو زیر بحث لایا گیا اور آئندہ سختی سے عمل پیرا ہونے کی اہمیت پر زور دیا گیا۔

بعد ازاں ایک مشاورت کمیٹی کی صورت میں دین کے اس عظیم مقصد کو بلند سے بلند تر بنانے کے لئے ہر ساتھی سے اپنی اپنی رائے لی گئی کہ کس طریقے سے کام کو بہتر سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اسرہ میں درج ذیل رفقاء شریک تھے : پروفیسر علاؤ الدین' عاطف زبیر' محمد شبیر' محمد عمران علی' محمد ندیم' لیاقت علی' فخر نور' محمد نعمان اقبال' محمد غفور کشمیری۔ رفقاء تنظیم کی پر ایک ہی نقطہ نظر کو اپنانے اور آپس میں محبت و رواداری' خلوص' ایثار' اخوت' مساوات اور ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں میل جول کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔

آخر میں اگلے مہینے کی میٹنگ کیلئے چند نئی باتیں بھی طے کر لی گئیں تاکہ ہر مہینے کی میٹنگ میں ظاہری و باطنی کمزوریوں کا اچھے طریقے سے جائزہ لیا جا سکے اور اس عظیم کام کی دوسروں کو دعوت دی جا سکے۔ یہ میٹنگ بعد نماز عصر شروع ہوئی اور نماز مغرب سے پہلے اختتام کو پہنچی۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دین کی سربلندی کیلئے دعا کی گئی کہ اے مولا ہمیں اپنے کام میں کامیابی عطا فرما۔

(رپورٹ : کرم داد خان بلوچ)

انتقال پر ملال

تنظیم اسلامی لاہور وسطی' اُسرہ اردو بازار کے رفیق مبارک گلزار کے نانا جان قضائے الٰہی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ رفقاء و احباب سے دعائے مغفرت کی استدعا ہے۔
اللّٰھم اغفرلہٗ وارحمہٗ وادخلہٗ فی رَحمتک وحاسِبہٗ حسابًا یسیرا

تنظیم اسلامی میرپور کے زیر اہتمام
جبی دار السلام میں شب بسری پروگرام

تنظیم اسلامی میرپور کے زیر اہتمام ۲۶ اگست کو جبی دار السلام میں ایک شب بسری کا اہتمام کیا گیا جس کا آغاز نماز مغرب کے بعد ناظم دعوت سید محمد آزاد صاحب کی گفتگو سے ہوا۔ آپ نے مختصر وقت میں بتایا ہمارے اس پروگرام کی غرض دین اسلام کے آفاقی تصور کو لوگوں میں اجاگر کرنا ہے۔ ہمارا دین کوئی جامد و ساکت نہیں بلکہ یہ حرکی ہے اور غلبے کے لئے آیا ہے۔ آزاد صاحب کی گفتگو کے بعد امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ویڈیو کیسٹ بعنوان "امت مسلمہ کا ماضی و حال" دکھایا گیا جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ اس کو حاضرین نے بڑی توجہ سے دیکھا اور سنا۔ اس کے بعد نماز عشاء اور کھانے کا وقفہ ہوا۔ وقفے کے بعد شرکاء کی تعارفی نشست ہوئی اس نشست میں اٹھارہ افراد اور ۱۱ رفقاء بھی شامل تھے۔ اس نشست میں راجہ غضنفر خان صاحب ریٹائرڈ ایجوکیشن آفیسر بھی شامل تھے۔ صغیر خان صاحب آزاد صاحب کی دعوت پر مع چند احباب کے تشریف لائے۔ تعارفی نشست کے بعد امتیاز عزیز صاحب نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے قرآن کی آیات احادیث اور سیرت طیبہ کی روشنی میں "دعوت دین کیسے ہو" پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ آپ کا خطاب بڑا دلچسپ و درد انگیز تھا۔ آپ نے مختلف تحریکوں پر اختصار سے مگر جامع روشنی ڈالی۔ گیارہ بجے شب بسری کی پہلی نشست کا خاتمہ ہوا۔ دوسری نشست صبح پونے چار بجے شروع ہوئی جس میں تلاوت اور انفرادی نوافل ادا کئے گئے۔ سید محمد صاحب نے درس حدیث دیا۔ درس کے بعد ناشتہ ہوا پھر آزاد صاحب نے ضروری ہدایات دیں۔ یہ پروگرام دعا پر ختم ہوا۔ (رپورٹ : غلام سلطان)

امیر حلقہ زیریں سندھ کا دورۂ تنظیم غربی

سندھ زیریں میں سید نسیم الدین ۲۵ اگست کو شام ۴ بجے ناظم حلقہ محمد حنیف خان اور راقم کے ہمراہ عابد جاوید خان صاحب، مقامی امیر کے رہائش گاہ پر پہنچے۔ اور تنظیم اسلامی کراچی ضلع غربی کی دعوتی اور تنظیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر یہ فیصلے کئے گئے :

تنظیم کی موجودہ حیثیت برقرار رہے گی۔ عابد جاوید خان صاحب، تنظیم کے ساتھ ساتھ بلدیہ ٹاؤن کے نقیب ہونگے۔ ہمایوں اختر صاحب اسرہ اورنگی ٹاؤن کے نقیب ہونگے۔ عبدالرزاق خان نیازی صاحب کو معتمد قرار دیا گیا۔ سید فضل الحق ناظم بیت المال کے فرائض سرانجام دیں گے۔ اور نقباء اپنے اپنے اسرہ کے اجتماعات پابندی کے ساتھ منعقد کریں گے اور رپورٹیں پابندی کے ساتھ امیر تنظیم تک پہنچائیں گے تاکہ وہ حلقہ کو ماہانہ رپورٹ بروقت پہنچا سکیں۔ ناظم بیت المال صاحب کوشش کریں گے کہ رفقاء سے اعانت کی وصولی باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کریں۔ (رپورٹ : محمد سمیع)

اسرہ ماموند کا ایک روزہ دعوتی پروگرام

مورخہ ۲۵/ اگست بروز جمعہ اسرہ ماموند باجوڑ کے پانچ رفقاء جناب ڈاکٹر فیض الرحمان صاحب، گل محمود صاحب، محمد طاہر، یوسف جان اور حضرت نبی محسن ایک روزہ دعوتی پروگرام کے سلسلے میں کگ گئے۔ ظہر کی نماز کے بعد فیض الرحمان صاحب نے بندگی رب اور معرفت رب پر ایک گھنٹہ تک تفصیل سے لب کشائی کی۔ ڈاکٹر صاحب کا مدلل بیان تمام مجمع نے بہت توجہ کے ساتھ سنا۔ عصر کی نماز کے بعد گل محمود صاحب نے فرائض دینی کے جامع تصور کو بیان کیا اور ۵۰ منٹ تک اس پر مکمل گفتگو کی کہ تمام مسلمانوں پر بندگی رب، دعوت دین اور اقامت دین فرض ہے۔ لہٰذا یہ ایک جماعت کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے مسنون طریقہ یعنی بیعت کے نظام پر ایک جماعت بنانا لازمی ہے اور طریقہ کار وہی ہو گا جو محمد عربیؐ نے چودہ سو سال پہلے چھوڑا ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد حضرت نبی محسن نے خلافت پر بحث کی۔ انہوں نے حضور ﷺ کی واضح پیشین گوئیوں اور احادیث کی روشنی میں خلافت پر بیان کیا کہ یہ چوتھا دور آخری کنارے کو پہنچ گیا ہے اس کے بعد پانچواں دور شروع ہو گا۔ اور اس میں خلافت پورے کرہ ارض پر قائم ہو گی۔ اس سے پہلے خراسان میں خلافت قائم ہو گی اور یہی لوگ حضرت عیسیٰؑ کی مدد کے لئے جائیں گے۔ مبشر پاکستان علامہ محمد اقبال نے حضورؐ کی احادیث اور پیشین گوئیوں کے بعد یہ کہنے پر مجبور ہوئے ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

انہوں نے حضورؐ کی احادیث اور قرآن کریم کی آیات اور اقتباسات کا استعمال بہت خوبصورتی سے کیا۔ لوگوں پر اس خطاب کا بہت اثر ہوا یہاں تک کہ چند مہمان احباب جو دوسری جگہوں سے آئے تھے انہوں نے بھی تنظیم اسلامی کے ساتھیوں کو ان کے گاؤں میں آنے کی دعوت دی۔

صبح حضرت نبی محسن نے سورۃ عصر پر ایک مفصل درس دیا۔ جس میں انہوں نے عصر حاضر کے دوران یہودیوں کے گٹھ جوڑ، این جی اوز، WTO، Trips، U.N.O اور I.M.F کے کردار پر بھی لب کشائی کی۔ اسی پر یہ دعوتی پروگرام اختتام کو پہنچا۔ باجوڑ سرزمین خداداد کا واحد علاقہ ہے جہاں پر تنظیم اسلامی کی دعوت بہت تیزی سے پھیل رہی ہے اور لوگ تنظیم اسلامی میں شامل ہو رہے ہیں۔

انجمن خدام القرآن سرگودھا کے زیر اہتمام
دوسری قرآنی ورکشاپ

انجمن خدام القرآن سرگودہا کے سلسلہ "قرآنی ورکشاپ" کی دوسری کڑی "فلسفۂ رسالت" کا انعقاد مورخہ ۲۷/ اگست ۲۰۰۰ء بروز اتوار بعد نماز فجر قرآن ہال میں ہوا۔ الحمد للہ "التوحید" پروگرام قرآن ہال، جامع مسجد خیابان جامع مسجد الفاروقیہ اور دارالعلوم بھلوال میں بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا اور بیرون شہر احباب کی طرف سے مزید پروگرام کرنے کے مطالبات ہو رہے ہیں۔

اس مرتبہ طے شدہ پروگرام کے مطابق دوسرے مرحلے میں "رسالت" کے موضوع پر پہلی ورکشاپ کا اہتمام قرآن ہال میں کیا گیا جس کے لئے احباب نے ذاتی رابطوں اور خصوصی دعوت کا بڑے ذوق و شوق سے کام کیا۔ اس مرتبہ حاضری بھی بہت حوصلہ افزا تھی۔ اس بات کے پیش نظر کہ علمی موضوعات میں عوام کی دلچسپی ایک حد تک ہی ہوتی ہے دعوت کا دائرہ جدید تعلیم یافتہ طبقے میں زیادہ پھیلایا گیا۔

نتیجتاً اس مرتبہ سامعین میں انجینئرز، ڈاکٹرز، پروفیسرز اور وکلاء حضرات کی شمولیت قابل غور بن گئی۔ حسب معمول راقم نے مختصراً موضوع کا تعارف کرایا اور ورکشاپ کے طریقہ کار اور ضوابط پر روشنی ڈالی۔ جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے سلائیڈز کی مدد سے رسالت کے موضوع پر ہمہ جہت اور مفصل روشنی ڈالی یہ کہ رسالت کیا ہے؟ انبیاء و رسل نے کس طرح اس کا حق ادا کیا اور قرآن و سنت کی روشنی میں نہایت ہی فکر انگیز اور اچھوتے انداز سے سامعین کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی۔ کاروان انبیاء و رسل کے مشن کو قرآن کی زبان سے اجاگر کیا۔ ان کی دعوت کی اساس اور مشن کی تکمیل کے راستے کی مشکلات کو اس طرح وضاحت کے ساتھ سامعین کے سامنے رکھا کہ حق و باطل کی ازلی کشاکش کی تصویر آنکھوں کے سامنے اس طرح اجاگر ہو گئی جیسے پروجیکٹر کی سلائیڈز قرآنی آیات کو پردہ سکرین پر اجاگر کر رہی تھیں۔ رسالت محمدی ﷺ پر مفصل گفتگو ہوئی۔ سید الانبیاء محمد مصطفےٰ ﷺ کے مقصد بعثت، ان کے مشن کی خصوصیات اور خاص کر انقلابی پہلو کو بہت نمایاں کیا گیا۔ قرآن اور جماعت صحابہؓ کے سیرت و کردار کو امت محمدیؐ کی دینی ذمہ داریوں اور تاقیام قیامت ان کے دینی فرائض سے اس طرح منطبق کیا کہ آج کے ماحول اور معاشرہ میں ہر مسلمان اپنی اپنی عمل کی تصویر بچشم سر دیکھ لے۔

ڈاکٹر صاحب کے درس کا اختتام بہت موثر طور پر امت مسلمہ کو جھنجھوڑنے، احساس ذمہ داری کو زندہ رکھنے، دور حاضر میں منہاج نبویؐ سے اخذ شدہ طریقہ کار پر کاربند ہونے اور نظم جماعت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے سامعین کے فکر اور سوچ کی سوتوں میں ارتعاش پیدا کر گیا۔

قریب تین گھنٹے کے درس میں سامعین کی توجہ اور ہمہ تن دلچسپی حوصلہ افزا رہی۔ چند منٹ کے وقفہ کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے سیر حاصل جوابات دیئے اور سامعین کو مطمئن کیا۔

آخر میں تاثرات اور حاصل گفتگو پر تبصرہ کی نشست بہت مفید اور معلوماتی Informative رہی۔ بہت سے پہلوؤں پر مزید روشنی ڈالی گئی۔ بہت سی اشکال خود بخود واضح

ہوگئیں۔ اس نشست میں معروف دینی سکالر پروفیسر مختار احمد اعوان کے علاوہ حاجی اللہ بخش، کیپٹن قمرالزمان اور راقم نے بھی اللہ کے اس ادارہ سفارتکاری، وحی کی حقیقت، اس کے طریقہ ربانی اور نظام عدل و قسط کے اس مشن خداوندی کی تکمیل کے راستے کی جدوجہد اس کی مشکلات کے ارتقائی سفر اور پھر تکمیل رسالت کے تسلسل، کار رسالت کے ضمن میں [illegible] اس کی دینی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے راستے کی سیرت نبویؐ اور قرآن مجید کی روشنی سے صراط مستقیم کی رہنمائی کی۔

ایک مثبت تاثر کے ساتھ یہ مجلس ایک وقفہ کے بعد عبدالسمیع اور مقبول حسین کے پرتکلف ناشتہ پر ختم ہوئی۔ حاضری قریب ۶۰ افراد کی تھی، اس کے بعد ۳ ستمبر کو یہی پروگرام بھائی ڈاکٹر شیخ رفیع الدین صاحب کے زیر اہتمام جامع مسجد الفاروقیہ میں منعقد ہوا اور سامعین کی ایک جماعت نے استفادہ کیا۔ سوال و جواب کے Session سے لوگوں کی دلچسپی کا اندازہ ہو رہا تھا کہ بات لوگوں کے ذہن میں بیٹھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب اور عمر فاروق نے تواضع بھی شاندار کی۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کی کاوش کے نیک اثرات پیدا فرما دیں جو کسی مثبت تبدیلی کا پیش خیمہ بنیں۔

(رپورٹ : کے پی ملک)

حلقہ پنجاب غربی کے زیر اہتمام

[illegible]

سات روزہ دعوتی پروگرام کے لئے فیصل آباد سے نو رفقاء بعد نماز فجر میانوالی کے لئے روانہ ہوئے۔ صبح کا ناشتہ قرآن ہال سرگودھا میں کیا جہاں امیر تنظیم سرگودھا حاجی اللہ بخش دعوتی قافلے کے لئے چشم براہ تھے۔ یہاں سے دو مزید ساتھی اس قافلہ میں شریک ہوئے۔ یہاں سے چل کر تقریباً ۳۰ : ۱۲ بجے مسجد بیت المکرم میانوالی پہنچے۔ نماز ظہر، کھانا و آرام کے بعد شام کے پروگرام کے لئے اردگرد کے لوگوں کو دعوت دی۔ نماز مغرب کے بعد پروفیسر خان محمد صاحب نے تقریباً ۷۰ افراد کے سامنے فرائض دینی پر مفصل خطاب کیا۔ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد تمام ساتھی آرام کے لئے کمیٹی والی مسجد میں پہنچ گئے۔

صبح فجر کی نماز کے بعد خان محمد صاحب نے درس قرآن دیا۔ ناشتہ کے بعد خان محمد صاحب، مقامی امیر حاجی محمد عبداللہ صاحب کے ہمراہ مخصوص ملاقاتوں کے لئے چلے گئے۔ باقی ساتھیوں کو رشید عمر صاحب نے ۲ گھنٹے کا تربیتی پروگرام کرایا۔ نماز ظہر کے بعد مسجد ھذا میں محمد اکرم اعوان صاحب نے دینی فرائض کا جامع تصور کے حوالے سے بیان کیا۔ جس میں ساتھیوں کے علاوہ ۱۱۲ احباب نے شرکت کی۔ نماز عصر کے خطابات میں عبدالستار نیازی کی مسجد جس کے مہتمم مولانا عبدالمالک ہیں، خان محمد صاحب نے بیان کیا۔ تقریباً ۱۲۵ افراد نے خطاب جم کر سنا۔ حکیم عبدالرحیم صاحب والی مسجد میں اکرم اعوان صاحب نے بیان کیا۔ پندرہ افراد نے یہ بیان سنا۔ نماز عصر کے بعد مغرب تک تینوں جماعتوں نے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ بشیر احمد صاحب اور ملک احسان الٰہی صاحب ایک مسجد میں خطاب کے لئے گئے۔ نماز مغرب کے بعد ملک احسان الٰہی صاحب نے قیام گاہ والی مسجد میں خطاب کیا۔

اگلے روز صبح کا آغاز عبدالرؤف صاحب نے سورہ جمعہ کی آیات کے درس قران سے کیا۔ ناشتے کے بعد محمد رشید عمر صاحب اور خان محمد صادق، شادی بیگ صاحب کے ساتھ ہومیوپیتھک کالج اور گورنمنٹ سکول گئے۔ دونوں اداروں کے سٹاف اور طلباء پر مشتمل تقریباً ۷۰ سے زائد افراد سے خطاب کیا۔ گورنمنٹ ہائی سکول کے اساتذہ کے ساتھ سوال و جواب کی نشست ہوئی، جو افہام و تفہیم کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی۔ ساتھیوں نے حسب معمول ۹ تا ۱۱ بجے تک تربیتی نشست کی۔ دلاسہ خاں صاحب، ملک احسان الٰہی صاحب کو کرمشانی کی جامع مسجد میں خطاب کے لئے لے گئے۔ قیام گاہ والی مسجد میں خان محمد صاحب نے نماز جمعہ کے لئے خطاب کیا۔ میانوالی کے شہر میں سینئر ایڈووکیٹ شیخ محمد حنیف صاحب سے صبح کے وقت ملاقات کی اور ان کو فرائض دینی کا جامع تصور، حقیقت جہاد اور اس کے مراحل اور جہاد بالقرآن لٹریچر دیا۔ بعد نماز عصر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے حوالے سے خصوصی طور پر ویڈیو شاپس کے مالکان سے ملاقاتیں کی۔ دلاسہ خان صاحب والی جماعت نے ۴ ویڈیو شاپس اور ۲ ہوٹل والوں سے بات کر کے فحاشی اور بے حیائی سے باز رہنے کی تلقین کی، بعد نماز مغرب محمود صاحب ایڈووکیٹ سے بھی ملاقات کی۔ موصوف تنظیم اسلامی کے دیرینہ معاونین میں سے ہیں۔ حاجی عبداللہ صاحب والی جماعت نے آڈیو کیسٹ والی دکانوں اور ایک فوٹوگرافی والی دکان کے مالک سے بات کر کے منکرات سے بچنے کی تلقین کی۔

راقم والی جماعت نے مین بازار میں دو ویڈیو شاپس اور ایک ریڑھی والے نے بڑی تصویر انڈین فلم سٹار کی لگا رکھی تھی اسے سمجھایا، ایک دکان میں اونچی آواز میں ایک نوجوان ڈیک سن رہا تھا اسے سمجھایا۔ نماز مغرب کے وقت جامعہ عربیہ والون سے بیان کی اجازت نہ ملنے پر دوسری مسجد میں اجازت طلب کی۔ جس کے لئے طارق صاحب تنظیم کے ساتھی جو لاہور میں ایف سی کالج میں اسلامیات کے لیکچرار ہیں، نے مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد بیان کی اجازت طلب کرنے میں مدد کی، لیکن اجازت نہیں ملی۔

فجر کی نماز کے بعد راقم نے سورۃ الفرقان کے آخری رکوع کا درس دیا۔ ناشتہ کے بعد کندیاں کے لئے کوچ کیا۔ ۱۱ بجے مولانا حق نواز صاحب والی مسجد میں قیام کیا۔ کام کی ترتیب کے لئے مشورہ ہوا اور تین جماعتوں کی تشکیل ہوئی۔ نماز ظہر کے بعد مسجد ھذا میں ملک احسان الٰہی صاحب نے خطاب کیا۔ بعد ازاں کھانا و آرام تینوں جماعتیں گشت کے لئے نکلیں۔ نماز عصر کے بعد (دوران گشت) مسجد نور میں راقم نے بیان کیا اور سٹیشن کے قریب والی مسجد میں اکرم اعوان صاحب کا خطاب ہوا اور دکانوں اور راستوں میں لوگوں سے مفصل گفتگو اور تنظیم کا تعارف کرایا۔ نماز مغرب کے بعد قیام گاہ والی مسجد میں خان محمد صاحب کا مفصل بیان ہوا۔

صبح فجر کی نماز کے بعد ملک احسان الٰہی صاحب نے درس قرآن دیا۔ ناشتہ کے بعد حسب معمول ۹ تا ۱۱ بجے تک تربیتی پروگرام ہوا۔ حاجی عبداللہ صاحب، پروفیسر خان محمد صاحب کو لے کر خصوصی ملاقاتوں کے لئے گئے۔ نماز عصر تا مغرب تینوں جماعوں نے نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہوئے پورے قصبہ میں مختلف سمتوں میں آڈیو، ویڈیو شاپس اور ہوٹلوں، دکانوں پر ڈیک چلانے والے لوگوں کو سمجھایا اور اس دوران جہاں کہیں بھی مناسب سمجھا، کافی لوگوں سے تنظیم کی دعوت اور تعارف کرایا۔ واپڈا کالونی میں تقریباً ۳۵ افراد سے خان محمد صاحب نے خطاب کیا۔ ایکسین واپڈا چوہدری محمد اشرف صاحب اور دوسرے لوگوں نے درخواست کی کہ جب بھی آپ ادھر آئیں ہماری مسجد میں ضرور تشریف لائیں۔

مغرب کے بعد ملک احسان الٰہی صاحب نے مسجد ھذا میں درس حدیث دیا۔ نماز عشاء کے بعد مسجد ھذا ہی میں حاجی عبداللہ صاحب نے تعلیم قرآن اور اس کی اہمیت احادیث کی روشنی میں واضح کی۔

اگلے دن صبح فجر کی نماز کے بعد شبیر احمد صاحب نے درس قرآن دیا۔ ہائر سیکنڈری سکول میں بیان کے لئے خان صاحب، عبداللہ صاحب اور رشید عمر صاحب چلے گئے سکول والوں نے تفریح کے وقت بیان کی اجازت دی۔

اس دوران تمام ساتھی چشمہ بیراج کے لئے چلے گئے۔ وہاں دوپہر کا کھانا اور نماز ظہر ادا کرنے کے بعد تحصیل پپلاں کے لئے روانہ ہوئے۔ تقریباً ۴ بجے مرکزی مسجد بلالؓ پہنچے۔ وہاں ٹھہرنے کی اجازت تو نہ ملی، البتہ بیان کی اجازت مل گئی، نماز مغرب کے بعد خان محمد صاحب نے بیان کیا۔ تقریباً ۴۲ افراد نے توجہ سے خطاب سنا۔ بیان میں نہی عن المنکر کے حوالے سے بڑی مفصل گفتگو ہوئی۔ دوسری طرف نماز عصر کے بعد مسجد مہاجرین میں ملک صاحب نے تقریباً ۸۰ افراد سے خطاب کیا اور اسی مسجد میں ٹھہرنے کی اجازت بھی مل گئی۔ مگر مزید بیان کی اجازت نہ ملی۔ نماز مغرب کے بعد ملک صاحب نے ایک اور مسجد میں خطاب کیا۔

صبح فجر کی نماز کے بعد دوبارہ ملک احسان الٰہی صاحب نے اسی مسجد میں بیان کیا۔ مسجد طیبہ منشی غلام حسن کمان گر والی میں راقم نے خطاب کیا۔ ۱۲۰ افراد نے بیان سنا۔ دوسری مسجد میں بشیر احمد صاحبؒ کا بیان ۲۵ افراد نے سنا۔ قیام گاہ والی مسجد میں فجر کی نماز کے بعد عبدالعلیم مقامی تبلیغی ساتھی نے خان صاحب اور رفقاء سے مفصل گفتگو کی۔

اس پروگرام کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ رفقاء تنظیم نے ذاتی ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے خود آگے بڑھ کر دعوتی اور تبلیغی کاموں میں حصہ لیا۔ بعد ازاں ناشتہ اور دعائے خیر کے بعد تمام ساتھی اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ ہفت روزہ میں حاجی محمد امین صاحب اور عبداللطیف جن کا تعلق میانوالی سے ہے۔ تنظیم اسلامی کے قافلہ دعوت و جہاد برائے اقامت دین میں باقاعدہ شمولیت اختیار کی۔

(رپورٹ : محمد فاروق نذیر)

Vol : 9 Regd. CPL No.127 No.36
WEEKLY NIDA-I-KHILAFAT LAHORE

حلقہ لاہور ڈویژن کے نقباء کا تربیتی اجتماع

۱۰ ستمبر بروز اتوار قرآن اکیڈمی لاہور کے خواتین ہال میں حلقہ لاہور ڈویژن کے نقباء کے لئے تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ سب سے پہلے امیر حلقہ لاہور ڈویژن جناب مرزا ایوب بیگ صاحب نے پروگراموں کی تفصیل بتائی۔ اس کے بعد امیر تنظیم اسلامی لاہور وسطی جناب حافظ محمد عرفان صاحب نے "حب رفیق۔ نقیب کی اصل ذمہ داری" کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی مدد سے موضوع پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ دل میں رفیق سے محبت رکھنے سے آپ کے طرز عمل میں ایک رویہ پیدا ہو گا۔ جسے رفیق لازماً محسوس کرے گا۔ جس سے رفیق میں بھی مثبت طرز عمل پیدا ہو گا۔

بعد ازاں نقباء کو دعوت دی گئی کہ وہ بحیثیت نقیب خود کو پیش آنے والی مشکلات پر اظہار خیال کریں۔ اس ضمن میں جناب نثار احمد خان صاحب' جناب شاہد اقبال صاحب' جناب عبیداللہ اعوان صاحب اور جناب مجیب الرحمٰن صاحب نے اظہار خیال کیا۔ بحیثیت مجموعی نقباء نے بعض رفقاء میں احساس فرض کی کمی کی شکایت کی۔ ۱۱ بجے وقفہ ہوا۔ وقفہ میں حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

وقفہ کے بعد امیر محترم نے خطاب کیا (امیر محترم کا تفصیلی خطاب آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں) امیر محترم کے خطاب کے بعد ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے خطاب کیا۔ آپ نے تنظیم اسلامی کے نئے دستور اور نظام العمل کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ نئے دستور اور نظام العمل میں ترغیب و تشویق' خود احتسابی اور علمی و عملی تربیت پر زور دیا گیا ہے۔

پروگرام کے آخر میں امیر حلقہ لاہور ڈویژن جناب مرزا ایوب بیگ صاحب نے خطاب کیا۔ بیگ صاحب نے مئی ۱۹۹۳ء میں نقباء کو لکھا گیا اپنا ایک خط پڑھ کر سنایا۔ پھر آپ نے کہا کہ اگرچہ یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے کہ نقیب کو رفقاء سے نرمی اور پیار سے بات کرنا چاہئے لیکن اگر نقیب اپنے رفقاء سے ویسا تعلق قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے جیسا کہ باپ اور بیٹے کا ہوتا ہے تو پھر اگر نقیب اپنے رفیق کو بوقت ضرورت ڈانٹ بھی لے تو رفیق اس کا برا نہیں منائے گا۔ لیکن یہ ڈانٹ بالکل علیحدگی میں ہونا چاہئے۔ بیگ صاحب نے نقباء کو نصیحت کی کہ وہ اپنے رفقاء کی خوشی اور خاص طور پر غمی میں ضرور شریک ہوں۔

بیگ صاحب نے نقباء کو کچھ ٹارگٹ دیئے جو کہ درج ذیل ہیں :

۱۔ ہر نقیب بھرپور کوشش کرے کہ وہ ہر نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرے۔

۲۔ ہر نقیب جناب حافظ عرفان صاحب کے خطاب کا عنوان اپنے دل پر لکھ لے اور اس کے مطابق عمل کرے۔

۳۔ امیر محترم کے اتوار کے درس قرآن میں زیادہ سے زیادہ احباب کو قرآن آڈیٹوریم میں لائیں۔

۴۔ اسرہ جات کے اجتماعات کا دورانیہ کم از کم دو گھنٹے لازمی ہونا چاہئے۔

نماز ظہر کی ادائیگی پر اجتماع کا اختتام کیا گیا۔ آخر میں ظہرانے کا اہتمام بھی تھا۔

(مرتب : محمد راشد)

ضرورت رشتہ

رفیق تنظیم اسلامی' پولیس ملازم' تعلیم بی اے کے لئے پابند صوم و صلوٰۃ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔
رابطہ : معرفت زاہد صمدانی
کرم سٹریٹ نزد مقبرہ پانڈی شاہ گجرات

گوشہ خواتین

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کا ششماہی اجلاس

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کے زیر اہتمام ۱۷ اُسرہ جات قائم ہیں جن کے تحت ہر ماہ عمومی اور خصوصی اجتماعات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ایک بڑا مرکزی اجتماع قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن میں ہر چھ ماہ بعد ہوتا ہے جس میں لاہور کی تمام رفیقات و نقیبات کو باہم مل بیٹھنے کا موقع ملتا ہے۔

اس بار یہ اجتماع ۱۹/اگست ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ بوقت [illegible] اسرہ نمبر [illegible] کی نقیبہ امت المغنی صاحبہ نے سورۂ شوریٰ کی آیات کی تلاوت کا شرف حاصل کیا۔ [illegible] صاحبہ نے اجتماع کا ایجنڈا بتایا کہ اس میں سابقہ اجتماعات کی طرح اُسرہ جات کی رپورٹس نہیں پڑھی جائیں گی بلکہ نئی رفیقات کا تعارف اور پھر تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوں گی۔

بعد ازاں اُسرہ نمبر ۹ کی رفیقہ مبین فاطمہ صاحبہ نے آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں "تقویٰ" کی بہت جامعیت کے ساتھ وضاحت کی۔ فوزیہ متین صاحبہ اُسرہ نمبر ۴ کی نقیبہ نے اسلامی انقلاب کی اہمیت و ضرورت اور طریقہ کار کی بہت عمدگی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس ضمن میں چار بنیادی باتیں ذہن نشین ہونی چاہئیں۔ ۱۔ پاکستان کی بقاء صرف اسلام سے ہے۔ ۲۔ اسلامی نظام انتخابی طریقہ سے نہیں بلکہ صرف انقلابی طریقہ سے آسکتا ہے۔ ۳۔ یہاں کی اکثریت سنی ہے لہٰذا نظام بھی سنی طریقہ پر ہو گا۔ ۴۔ نہج وہی ہو گا جو آنحضور ﷺ نے چنا۔

انقلابی جدوجہد کے لئے ۶ مراحل ہیں۔ ۱۔ انقلابی نظریہ اور اس کی اشاعت ۲۔ انقلابی جماعت کی تشکیل ۳۔ ٹریننگ اور تربیت ۴۔ تشدد و تعذیب کے جواب میں صبر محض ۵۔ اقدام اور چیلنج ۶۔ مسلح تصادم۔ انہوں نے رفیقات سے کہا کہ ہمارا تعلق ایک انقلابی جماعت سے ہے۔ ہمارے امیر اس کے لئے محنت کر رہے ہیں ہمیں بھی اپنی کوششوں کو تیز کرنا چاہئے۔ اسلامی انقلاب کے لئے جدوجہد ہم سب پر فرض ہے۔ انہوں نے رفیقہ تنظیم مسز یاسمین نجیب صاحبہ کا خط جو ندائے خلافت میں شائع ہو چکا ہے پڑھ کر سنایا۔ اُسرہ نمبر ۶ کی نقیبہ امت المغنی صاحبہ نے جہاد فی سبیل اللہ کے ضمن میں معاشرے میں پھیلے ہوئے مغالطوں کی وضاحت کی اور جہاد فی سبیل اللہ کی اصل حقیقت' اس کے مراحل و لوازم اور اس کی فرضیت کو بہت عمدہ اور احسن طریقہ سے بیان کیا۔

سعیدہ اختر صاحبہ پرنسپل قرآن کالج فار گرلز نے کہا کہ عام طور پر خواتین معاشی ذمہ داریوں کی طرح دینی ذمہ داریاں بھی مرد پر عائد کر دیتی ہیں حالانکہ دین کو قائم کرنے اور عنداللہ مسئول ہونے میں سب مرد و عورت برابر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رفیقات کے لئے چند تجاویز ہیں۔ جن پر عمل کر کے وہ دین کو زیادہ سے زیادہ عام کر سکتے ہیں۔ وہ تجاویز یہ ہیں :

(۱) تعلق باللہ کو مضبوط بنایا جائے۔
(۲) ہر کام خلوص و اخلاص سے کیا جائے۔
(۳) دنیا اور دین کے علوم میں اضافہ کی کوشش کی جائے۔
(۴) تنظیمی فکر سے پوری آگاہی ہو۔
(۵) حکمت اور سلیقہ سے دعوت دی جائے۔
(۶) اپنے آپ کو عمل کا خوگر بنایا جائے۔

اجتماع کے اختتام پر ناظمہ تنظیم اسلامی حلقہ خواتین مسز ڈاکٹر اسرار احمد صاحبہ نے تمام رفیقات و نقیبات کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔ آخر میں تمام حاضرات کی چائے اور سموسے کے ساتھ تواضع کی گئی۔

(رپورٹ : راضیہ عاکف)